رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۵۶۴

سرگروہ جماعت عالیجناب حضرت امیر ملت قبلہ عالم زبدۃ الاولیاء الحاج حافظ پیر جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری نور اللہ مرقدہ

زیر سرپرستی

عالیجناب فضیلتمآب مولانا الحاج صدر الافاضل صاحبزادہ پیر سید محمد حسین شاہ صاحب سجادہ نشین علی پوری

انجمن خدام الصوفیہ کا واحد رسالہ

انوار الصوفیہ

ماہنامہ سیالکوٹ

جلد نمبر ۴۸ شمارہ نمبر ۹

ماہ اگست سنہ ۱۹۵۵ء

سالانہ چندہ ۵ روپے

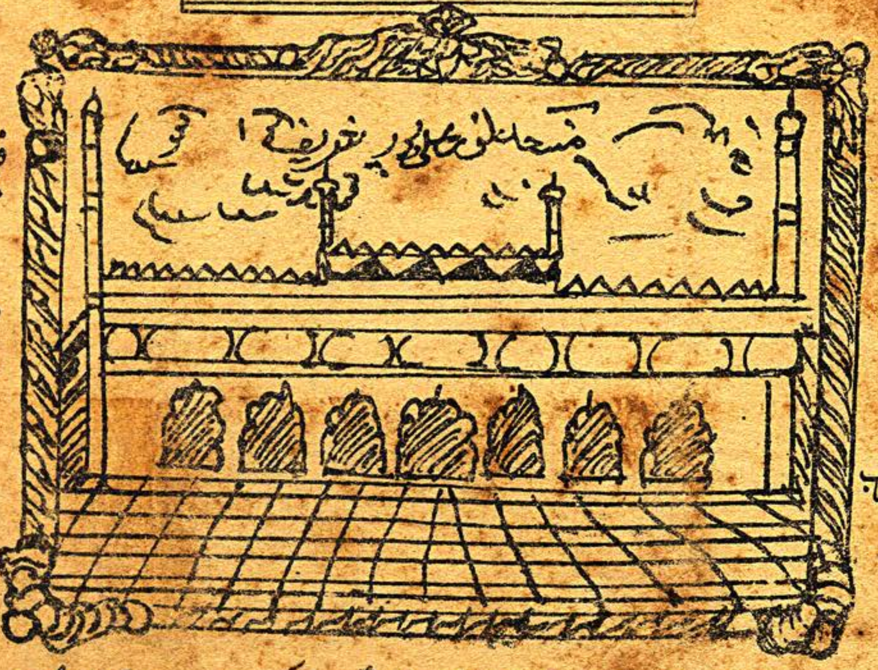
ششماہی چندہ ۳ روپے

قیمت فی پرچہ ۸/

ادارہ تحریر

مدیر مسئول الحاج مولانا حاجی مہر عبد الحق صاحب مینیجر رسالہ

مدیر مسئول مولانا غلام رسول صاحب گوہر



عالی قدر جناب صاحبزادہ حافظ حاجی سید انور حسین شاہ صاحب علی پوری ؒ!

مولانا الحاج عالیجناب ڈاکٹر محمد اللہ دتا صاحب کنجاہی

چوہدری محمد ابراہیم پرنٹر و پبلشر نے تعلیمی پریس گرین وڈ سٹریٹ سیالکوٹ سے چھپوا کر کچی مسجد سیالکوٹ سے شائع کیا۔

انوار صوفیہ رسالہ

جو کہ حافظ پیر سید جماعت علی شاہ محدث علی پوری رحمتہ اللہ علیہ نے

1901ء میں

شروع کروایا تھا اس کتاب میں مندرجہ ذیل مہینوں کے رسائل دستیاب ہیں

نمبر	رسالہ	مہینہ	سال
1	انورصوفیہ	مئی	1951
2	انورصوفیہ	مارچ	1952
3	انورصوفیہ	فروری	1953
4	انورصوفیہ	اپریل	1953
5	انورصوفیہ	اگست	1953
6	انورصوفیہ	جولائی	1954
7	انورصوفیہ	اپریل	1955
8	انورصوفیہ	اپریل، مئی	1955
9	انورصوفیہ	جون	1955
10	انورصوفیہ	جولائی	1955
11	انورصوفیہ	اگست	1955
12	انورصوفیہ	ستمبر	1955
13	انورصوفیہ	اکتوبر	1955
14	انورصوفیہ	نومبر، دسمبر	1955
15	انورصوفیہ	جولائی، اگست	1956
16	انورصوفیہ	ستمبر	1956
17	انورصوفیہ	اکتوبر	1956
18	انورصوفیہ	نومبر	1956

19 مناقب مجددیہ، قیومہ، معصومیہ، نقشبندیہ (ڈاکٹر اللہ دتہ طالب کنجاہی رحمتہ اللہ علیہ)

انوار صوفیہ کے رسائل فراہم کرنے پر میں پیر چوہدری عبدالرحمٰن خان جماعتی کا خاص طور پر مشکور ہوں۔ پیر چوہدری عبدالرحمٰن خان جماعتی مندرجہ ذیل کتابوں کے رائیٹر بھی ہیں انکی اب سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب عنقریب مکمل ہو جائے گی

۱۔سیرت طالب ۲۔انوار طالب ۳۔تصوف ۴۔تفسیر طالب ۵۔ (انگلش)Sapritual Guiad

فقیر الفقراء بختیار حسین جماعتی (غلام شیخ معزالدین جماعتی رحمتہ اللہ علیہ)

پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے متعلق ویب سائٹس، بلاگز، ویڈیو اور تصاویر کے لنکس

http://ameeremillat.org/	ویب سائٹس
http://ameer-e-millat.com/	ویب سائٹس
http://ameeremillat.com/	ویب سائٹس
http://www.haqwalisarkar.com/	ویب سائٹس
http://www.charaghia.com/	ویب سائٹس
http://www.scribd.com/bakhtiar2k	کتابیں
http://www.flickr.com/photos/34727076@N08/	تصاویر
http://www.flickr.com/photos/91889703@N07/	تصاویر
http://www.facebook.com/groups/alipurmureeds/	فیس بک پر پیر بھائیوں کا گروپ
http://wwwnfiecomblogspotcom.blogspot.com/2009_06_01_archive.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://alipuri.blogspot.com/2009/06/about-pir-syed-jamaat-ali-shah.html	بلاگز
http://www.jamaatali.blogspot.com/	بلاگز
http://vimeo.com/user13885879/videos	ویڈیو
Youtbe: bakhtiar2k	ویڈیو
www.marfat.com	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.maktabah.org	اسلامی کتابیں ڈاؤن لوڈ کریں
www.fezanenaat.com	نعتیں ڈاؤن لوڈ کریں

قواعد و ضوابط علم تصوف کی اشاعت کرنا۔ (۲) بزرگانِ دین کی سوانح عمریاں پیش کرنا۔ (۳) کتاب و سنت و فقہ کی روشنی میں پیش کرنا (۴) عوام کے افعال و اعمال اور اُن کے اخلاق سدھارنا ❊

فہرست مضامین

اعلان!

عالیجناب مرشد شیخ و شباب سلطان الاولیاء والعارفین برہان الاتقیا و العارفین فرزند ختم المرسلین مقتدائے کاملین و اکملین امیر الملت و الدین سرکار علی پوری نور اللہ مرقدہٗ کا سالانہ ختم شریف ۱۳ اگست ۵۵ء کو آستانہ عالیہ علی پور شریف میں ہوگا غلامان و حلقہ بگوشان مجلس مقدس میں شمولیت سے سعادتِ دارین حاصل کریں ❊

نعت شریف

از جناب حاجی حافظ خلیل احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ

نعلگردوں کی بھیڑ ہو روضہ ترا ہو مَیں نہ ہوں
وائے ناکامی کہ اک خلقِ خدا ہو مَیں نہ ہوں

صدقے اس روضے کے جس پر سر سے دل سے جان سے
اِک جہان اک خلق اک عالم فدا ہو مَیں نہ ہوں

زندگی سے اس گھڑی ہے موت بہتر جس گھڑی
قافلہ مُلکِ عرب کو جا رہا ہو مَیں نہ ہوں

دِل میں گھُٹ گھُٹ کر رہی جاتی ہیں دل کی حسرتیں
کوچۂ محبوب میں میلا لگا ہو مَیں نہ ہوں

مَیں وہاں ہوں وہ وہاں ہو یا نہ ہو پر یہ نہ ہو
شاہ کے دربار میں چرچا مرا ہو مَیں نہ ہوں

روتے دھوتے سر ٹپکتے روضے سے رخصت ہوں جب
اے اجل اس وقت کو تیرا بھلا ہو مَیں نہ ہوں

ہوں کسی تدبیر سے روضے میں کیوں کر بار یاب
جب مری تقدیر میں یہ لکھا ہو مَیں نہ ہوں

مَیں وہ ردِ خلق ٹھہرا ہوں کہ بزمِ شاہ میں
اِنس ہو جن ہو فرشتہ ہو سوا ہو مَیں نہ ہوں

لطفِ شہ شاہ و گدا پر ایک سا ہے پھر یہ کیا
شاہ ہو خواجہ ہو مفلس ہو گدا ہو مَیں نہ ہوں

بس چلے تو نقشِ پائے شاہ پر مٹ جاؤں مَیں
سر تصدق دم تصدق نقشِ پا ہو مَیں نہ ہوں

عِشرتِ دنیا ہو یارب اور مرے احباب ہوں
غم مرا ہو مَیں نہ ہوں ماتم مرا ہو مَیں نہ ہوں

دفترِ نعتِ نبی ﷺ ہے میرا یادگار !
تا قیامت خلق میں شہرہ مرا ہو مَیں نہ ہوں

مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مکتوب ۹۷ دفتر دوئم

ایک سوال کے جواب میں خواجہ ہاشم کشمی کی طرف صادر فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ کی حمد اور اس کے برگزیدہ بندوں پر سلام ہو۔

آپ نے پوچھا تھا۔ کہ اس عبارت کے کیا معنے ہیں جو چھٹے مکتوب میں واقع ہے۔ کہ میں خیال کرتا ہوں کہ میری پیدائش سے مقصود یہ ہے۔ کہ ولائیت محمدی صلی اللہ علیہ وسلم۔ ولائیت ابراہیمی علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رنگ میں رنگی جائے۔ اور ولائیت محمدی کا حسن ملاحت ولائیت ابراہیمی کے جمال صباحت کے ساتھ مل جائے۔ اور اس انصباغ اور امتزاج سے محبوبیت محمدیہ کا مقام درجہ بلند تک پہنچ جائے۔

آپ کو معلوم ہو۔ کہ دلالگی اور مشاطگی کا منصب کسی طرح ممنوع اور محدود نہیں ہے۔ دلالہ جو اپنی دلالت کی خوبی سے دو صاحب جمال و کمال محبوب کو ایک دوسرے کے ساتھ ملا دے۔ اور ایک کے حسن کو دوسرے کے حسن کے ساتھ خلط ملط کر دے۔ تو یہ اسکی کمال خدمتگاری ہے۔ اور اس میں اسکی اپنی شرافت و سعادت ہے۔ ان دونو صاحب جمال کے شان میں کسی قسم کا نقص و قصور لازم نہیں آتا۔ اسی طرح اگر مشاطگی کر کے ان دونو صاحب کمال کے حسن و جمال کو بڑھا دے۔ اور زیادہ طراوت و زینت پیدا کر دے۔ تو اسکی شرافت اور سعادت ہے۔ ان میں کسی قسم کا نقص یا قصور لازم نہیں آتا۔ شعر؎

ازاں طرف نپذیرد کمال تو نقصان۔ وزیں شرف رود گارمن باشد۔

ترجمہ۔ تیری کمال میں تو ذرہ بھی کم نہ ہوگا۔ لیکن میری شرافت ہو جائیگی دو بالا۔

الغرض جو نفع یا فائدہ صاحب دولتوں کو غلاموں اور خادموں کی محبت سے حاصل ہو کوئی ممنوع اور محدود نہیں ہے۔ اور نہ ہی اس میں ان کا کسی قسم کا قصور و نقصان ہے۔ بلکہ صاحب دولتوں کا کمال غلاموں اور خادموں کی خدمت میں ہے۔ وہ شخص بہت ہی بے نصیب ہے جو اپنے خادموں سے نفع اور فائدہ حاصل نہ کرے۔ ہاں ہم مرتبہ شخصوں سے نفع اور فائدہ طلب کرنا نقصان کا موجب ہے۔ اور ہمسروں سے استمداد اور استفادہ حاصل کرنا سراسر قصور ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ حَسْبُکَ اللّٰہُ وَمَنِ اتَّبَعَکَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ۔ ترجمہ:۔ یا رسول اللہ آپ کو اللہ تعالیٰ اور تابعدار مومن کافی ہیں) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا ہے۔ کہ اس آیت کریمہ کے نزول ہونے کا سبب حضرت فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اسلام ہے۔ یہ بات بدیہی اور ظاہر ہے۔ کہ ادنےٰ

اور کم درجہ والے لوگوں کی خدمت سے بزرگوں اور اعلیٰ درجہ کے لوگوں کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہے۔ اگر کوئی شخص اس ظاہر اور بدیہی امر کو معلوم نہ کر سکے تو عبارت (تحریر) کا کیا قصور ہے۔ بادشاہ اور امیر اپنی ہی شان و شوکت اور سلطنت میں خادموں اور نوکروں چاکروں کے محتاج ہیں۔ اور اپنے کمال کو اپنے پر موقوف جانتے ہیں۔ اور اس امر سے کوئی قصور و نقصان ان کے مرتبہ میں نہیں آتا۔ چنانچہ ہر ایک ادنےٰ اور اعلیٰ اس امر کو جانتا ہے۔ اس اشتباہ کا باعث یہ ہے۔ کہ اس انتفاع اور تمتع کے (جو ادنےٰ) کی طرف سے آتا ہے) اور اس انتفاع اور تمتع کے جو اعلیٰ کی طرف حاصل ہوتا ہے) درمیان کوئی فرق نہیں کر سکتے۔ اور جب ظاہر ہو چکا۔ کہ اول سے کمال بڑھتا ہے۔ اور دوسرے سے نقصان پیدا ہوتا ہے۔ تو اول جائز ہو گا۔ اور دوسرے ممتنع۔ وَاللّٰہُ سُبْحَانَہٗ وَاَعْلَمُ کے جواب (اللہ تعالےٰ بہتری کا الہام کرنیوالا ہے۔ اے اللہ تو اپنے پاس سے ہم پر رحمت نازل فرما۔ اور ہمارے کاموں سے ہدایت ہمیں نصیب کر۔ سلام ہو اس شخص پر جس نے ہدایت اختیار کی۔

(مینیجر)

تصوف...... تصورِ شیخ

۲۸۶

گذشتہ سے پیوستہ

خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ مرشد کی صورت اپنے سامنے تصور کر کے پھر ذکر کرنا شروع کرے۔ اَلرَّفِیْق ثُمَّ الطَّرِیْق (پہلے ساتھی پکڑو پھر راہ چلنا) کرو ان کے حق میں آیا ہے۔ اور نفسانی خطروں و شیطانی وسوسوں کے دور کرنے میں پورا اثر رکھتا ہے۔ بلکہ حضرت قاضی خاں یوسف ناصح رح ایسا فرماتے ہیں۔ کہ پیر کی صورت جو ظاہر میں دیکھی جاتی ہے (جسم خاکی) کے پردے میں مشاہدہ حق تعالےٰ کا ہے۔ لیکن صورتِ مرشد (تصور شیخ) جو تنہائی میں ظاہر ہوتی ہے وہ حق تعالےٰ کا مشاہدہ ہے۔ بغیر پردے آب و گل (جسم خاکی) کے۔ کیونکہ یہ ہر دو احادیث کہ تحقیق اللہ تعالےٰ نے آدم کو صورتِ رحمٰن پر بنایا۔ اور جس نے مجھے دیکھا پس تحقیق دیکھا اس نے حق کو۔ اس کے (پیر کے) حق میں صادق آئی ہیں۔ شعر کا مطلب۔ اگر خدا کی ذاتی تجلی دیکھنا چاہتا ہے تو انسان کی صورت کو دیکھ (اس میں غور کر) اللہ تعالےٰ کی ذات ظاہر طور پر اس میں درخشاں پائیگا مکتوب سوم۔ دفتر دوم۔ از مکتوبات حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی سرہندی رح میں ہے۔ "خواجہ محمد اشرف نے لکھا تھا۔ کہ نسبت رابطہ (تصور شیخ) کی ورزش یہاں تک غالب ہو گئی ہے۔

کہ نمازوں میں اس کو اپنا مسجُود پاتا ہوں۔ اور بالفرض اس کو دور بھی کرنا چاہے تو نہیں ہوسکتا۔" جواب میں ارشاد فرماتے ہیں۔" اے محبّت کے نشان والے طالب ایسی دَولت کی تمنا کرتے ہیں۔ ہزاروں میں سے ایک کو ملتی ہے۔ ایسے حال والا شخص کامل مناسبت کی استعداد رکھتا ہے۔ اور شیخِ مقتدا کی تھوڑی سی صحبت سے اس کے تمام کمالات کو جذب کر لیتا ہے۔ رابطہ کی نفی کیوں کرتے ہیں۔ رابطہ مسجود الیہ ہے نہ مسجود نہ محرابوں۔ مسجدوں کی دیواروں کی نفی کیوں نہیں کرتے۔ اس قسم کی دولت سعادتمندوں کو میسّر آتی ہے۔ تاکہ عام احوال میں صاحبِ رابطہ کو اپنا وسیلہ جانیں۔ اور تمام اوقات میں اسی کی طرف متوجہ رہیں۔ نہ ان بدبخت لوگوں کی طرح جو اپنے آپ کو مستغنی جانتے ہیں۔ اور توجہ کے قبلہ کو اپنے شیخ کی طرف سے پھیر لیتے ہیں۔ اور اپنے معاملے کو درہم برہم کر لیتے ہیں۔"

مکتوب ۱۸۷۔ دفترِ اوّل

اس مکتوب میں ارشاد فرماتے ہیں۔ واضح ہو کہ تکلّف اور بناوٹ کے بغیر مرید کو پیر کے رابطہ کا حاصل ہونا پیر اور مرید کے درمیان اس مناسبت کے کامل ہونے کی علامت ہے۔ جو افادہ و استفادہ کا سبب ہے۔ اور وصول الی اللہ کے لئے رابطہ (تصوّرِ شیخ) سے زیادہ اقرب کوئی طریق نہیں۔ دیکھیں کس سعادتمند کو اس دولت سے بہرہ مند کرتے ہیں۔ خواجہ احرارؒ فرماتے ہیں ؎

سایۂ رہبر بہ است از ذکرِ حق۔ یعنی سایۂ رہبر (تصوّرِ شیخ) اللہ کا ذکر کرنے سے بہتر ہے۔ بہتر کہنا نفع کے اعتبار سے ہے مرید کے لئے اس کے ذکر کرنے سے زیادہ فائدہ مند ہے۔ کیونکہ مرید کو ابھی مذکور کے ساتھ کامل مناسبت نہیں۔ تاکہ ذکر کے طریق سے پورا پورا نفع حاصل کر سکے۔

حضرت شہنشاہِ نقشبند بخاریؒ فرماتے ہیں۔ کہ کوئی ایسا ولی نہیں جس پر اللہ تعالیٰ کی نظر نہ ہو۔ جب اس ولی اللہ سے ملاقات ہوتی ہے۔ اس نظرِ الٰہی سے فیضیاب ہوتا ہے۔ پس جتنی دفعہ زیادہ اس کو دیکھیگا۔ اتنی دفعہ زیادہ نظرِ الٰہی سے فیضیاب ہوگا۔ مولانا رومؒ اسی کی طرف اشارہ فرماتے ہیں ؎

دیدنِ دانا عبادت ایں بود۔ فتحِ ابوابِ سعادت ایں بود
ہر کہ خواہد ہم نشینی با خدا ۔ او نشیند در حضورِ اولیاء

(دانا (دانندۂ رازِ خدا۔ عارف ولی اللہ) کا دیکھنا بھی عبادت ہی ہے۔ سعادت اور نیک بختی کے دروازے اسی طرح کھلتے ہیں۔ اور بارگاہ میں داخلہ نصیب ہوتا ہے۔ جو شخص خدا تعالےٰ کے ساتھ بیٹھنا چاہے۔ وہ ان اولیاء اللہ کے ساتھ بیٹھا کرے)

مکتوباتِ معصومیہ جلد اوّل مکتوب ۷۸ میں لکھا ہے۔ "در طریقہ ما مدارِ وصول بدرجہ کمال مربوط بہ رابطہ محبّت است بشیخِ مقتدا۔ طالبِ صادق از راہِ محبتے کہ بہ شیخ دارد۔ اخذِ فیوض و برکات از باطن او مے نماید۔ و بمناسبتِ معنویہ ساعت فساعت برنگِ او بر آید۔ گفتہ اند فنا فی الشیخ مقدمہ فنائے

حقیقی است۔ ذکر تنہا بے رابطہ مسطورہ و بے فنا فی
الشیخ موصل نیست۔ ذکر ہر چند از اسباب وصول
است۔ لیکن غالباً مشروط برابطہ محبت و فنا فی الشیخ
است۔ آرے ایں رابطہ تنہا با رعایت آداب صحبت
و توجہ و التفات شیخ بے التزام طریق ذکر موصل است۔

ہیچکس را تا نہ گردد او فنا
نیست راہ در بارگاہ کبریا

خلاصہ مطلب یہ ہے۔ کہ عروۃ الوثقیٰ حضرت خواجہ
محمد معصوم نقشبندی مجددی سرہندی رح فرماتے ہیں۔
کہ ہمارے طریقہ میں وصول الی اللہ میں درجہ کمال
حاصل کرنے کا دارومدار اور انحصار شیخ مقتدا کامل
مکمل کے ساتھ محبت کا رابطہ (تصور شیخ) حاصل
کرنے پر مقرر اور قائم کیا گیا ہے۔ طالب صادق اس
محبت کے ذریعے جو شیخ کے ساتھ رکھتا ہے اس
کے باطن سے برکتیں اور فیض حاصل کرتا ہے۔ اور
اور معنوی مناسبت (تصور شیخ) کے ذریعے دم
بدم اس کے رنگ میں ظاہر ہوتا ہے۔ بزرگوں نے
فرمایا ہے۔ کہ فنا فی الشیخ فنائے حقیقی کا مقدمہ یعنی
اسکی ابتدائی منزل ہے۔ ذکر تنہا بغیر رابطہ مذکورہ اور
فنا فی الشیخ کے خدا تک پہنچنے والا نہیں۔ ذکر بلا
شبہ خدا تک پہنچنے کا ایک ذریعہ ہے۔ لیکن غالباً
تصور شیخ اور فنا فی الشیخ کے ساتھ مشروط ہے۔
البتہ رابطہ تنہا آداب صحبت کی رعائت کرنے اور شیخ
کامل کی توجہ و مہربانی کے ساتھ بغیر ذکر کو لازم پکڑنے
کے بھی خدا تک پہنچا دیتا ہے۔ شعر؎

جب تک کوئی شخص راہ حق میں اپنے آپ کو فنا نہ کردے
(جس کے لئے فنا فی الشیخ اور فنا فی الرسول دو ابتدائی
مقامات و منازل کا حصول لابدی و ضروری ہے۔
اور بغیر تصور شیخ کے کامل حصول کے یہ مقامات حاصل
ہونے محال۔ اس لئے جب تک تصور شیخ کی مشق
کرکے فنا فی الشیخ و فنا فی الرسول کے مقامات حاصل
نہ کرے) خدا کی بارگاہ میں وہ نہیں پہنچ سکتا۔ یعنی
مقامات فنا فی اللہ و بقا باللہ کو حاصل نہیں کرسکتا۔
کیا خوب فرمایا ہے؎

پہلے عشق پیر ہے اور بعدہٗ عشق رسول
بعدہٗ ہے عشق حق اس قاعدہ کو تو نہ بھول

جناب مولوی محمد قاسم نانوتوی چشتی صابری فرماتے
ہیں۔ کہ اگر شیخ کو اپنا رابطہ تصور کرے۔ کیا ڈر ہے۔
کلمہ طیبہ میں لا الٰہ الا اللہ کے بعد محمد رسول اللہ
کہنا بھی اسی طرف اشارہ کر رہا ہے۔

حضرات! مدرسہ عربیہ دیوبند کے بانی و صدر
اول کے یہ دو فقرے آپ کے جذبات اور
مسلک کا پتہ دے رہے ہیں۔ آپ نے جس
خوبصورتی سے نہ فقط تصور شیخ بلکہ جملہ مسائل
تصوف مثل ضرورت شیخ۔ توسل و استمداد وغیرہم
کے ثبوت کی طرف کلمہ طیبہ میں اشارہ فرمایا ہے۔
اسکی لذت اور حظ کچھ اہل عرفان ہی اٹھا سکتے ہیں۔
ع۔ ذوق ایں مے نشناسی بخدا تا نہ چشی۔ اے
معترض! خدا کی قسم جب تک تو اس شراب عشق و
محبت الٰہی کو نہ چکھیگا۔ اسکی لذت کو نہیں پاسکتا۔

جب تک تو لَا کی گرما گرم اور جلتی ہوئی سلائی سے اپنی ان ظاہری آنکھوں کو اندھا نہ کریگا۔ جو کہ بڑے ذوق وشوق اور محبت بھری نگاہوں سے غیر اللہ کو دیکھنے اور گھورنے کی عادی ہو چکی ہیں۔ تیری باطن (دل) کی آنکھیں نہیں کھلینگی۔ یعنی جلوہ گاہ حق تعالےٰ کا دروازہ تجھ پر وا ہو کر قَلبُ المُومِنِ عرش اللہ تعالےٰ (مومن کا دل اللہ تعالےٰ کا عرش ہے) کا نقشہ تیری آنکھوں میں نہیں سمائیگا۔ اور باوجود روزانہ کئی بار یہی کلمہ شریف پڑھنے کے حلاوت ایمانی و نورِ ایقانی سے بے بہرہ رہیگا۔ ضرورت ہے کہ کسی صاحب عرش اللہ تعالےٰ و فنا فی الرسولؐ کے جمال پاک اپنی خیرہ و تاریک آنکھوں کو روشن و تازہ کرتا ہے۔ اور اس کے بدرقہ کا کام لے کر شاہدِ مقصود تک پہنچ سکے۔ کیا اچھا فرمایا ہے مولانا جامی رح نے سے

پر مسندِ فقر گر بہ بینی شاہے۔ از بہتر حقیقت بہ یقیں آگاہے
گر نقش کنی بلوحِ دل صورت او۔ زاں نقش بہ نقشبند یابی راہے

(اگر تو فقیر کی گدی پر کوئی روحانی بادشاہ بیٹھا ہوا دیکھے جو یقیناً حقیقت کے بھیدوں سے واقف اور آگاہ ہے۔ تو اگر اپنی دل کی تختی پر اسکی صورت کو نقش کریگا۔ تو اس نقش سے نقش بنانے والے کی طرف راہ پالیگا)

صحابہ کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا دستور مبارک تھا۔ کہ جب کبھی کوئی صحابی حدیث شریف روایت فرماتا اور کسی اسوۂ حسنہ نبی علیٰ صاحب الصلوٰۃ و السلام کو بیان فرماتا تو اکثر یہ کلمات زبان سے ادا فرماتا۔ "وَاللّٰہِ لَکَاَنِّیْ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

سبحان اللہ یہی تصور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ان کو راہِ صدق و صفا سے سرِ مو ادھر اُدھر نہیں ہونے دیتا تھا۔ اسی کی برکت سے ان کا ہر قول و فعل (بلکہ ہر ادا) محبوب کے رنگ رنگے ہوتے تھے۔ اِسی یک رنگی بمحبوب کے باعث وہ محبِ اول (خدا تعالیٰ) کے محبوب بنکر تمام ظاہری و باطنی۔ روحانی و مادی ترقیوں پر فائز المرام ہو گئے تھے۔ جس نے فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ فَخَلَقْتُ الْخَلْقَ (حدیث قدسی) فرمایا تھا۔ اور محبوب نے اَوَّلُ مَاخَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ (الحدیث) فرما کر اپنی محبوبیت کی طرف اشارہ فرمایا تھا۔ آج محبوب رب العالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار پاک سے مسلمانوں کی آنکھیں محروم و بے نصیب ہیں۔ اور آپ کا تصور جو کہ "مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ (الحدیث) کا مصداق ہے۔ اول تو محال اگر ممکن بھی ہو تو فتویٰ شرک موجود اور جن مقدس ہستیوں اور کمال متبعین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے واسطے اور ذریعے سے یہ دولت نصیب ہوتی اور ہو سکتی ہے۔ موجودہ طبائع ان کو مذہبی آدمی۔ تنگدل اور اولڈ فیشن وغیرہ وغیرہ کے خطاب دیکر ان سے دور اور نفور ہو رہے ہیں۔ ایسے وقت میں اور اسی حالت میں مسلمان جادۂ مستقیم سے جتنے بھی دور جا پڑیں۔ اور جو کچھ بھی ان سے خلافِ اسلام و منافیِ ایمان ظاہر ہو۔ کم ہے۔ کیونکہ اب مسلمان بجائے تصور شیخ و تصور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے متمتع ہونے کے نازنینانِ فرنگ و بُتانِ پیرس گئے۔ تصور میں غرق اور محو ہو کر فنا فی یورپین فیشن و تہذیب ہو رہے ہیں۔ وہ بظاہر

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ تو پڑھتے ہیں لیکن حقیقت میں اُن کا چلن ظاہر کر رہا ہے۔ کہ وہ اَفَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰھَہٗ ھَوَاہُ (القرآن) (کیا آپ نے دیکھا اے محبوب پاک! اس کو جس اپنا معبود اپنی خواہشات کو بنا لیا ہے) کے پورے مصداق ہیں۔ اگر مسلمان اپنی مشکلات کا حل چاہتے ہیں۔ اور کسی رنگ میں ترقی کی شاہراہ پر گامزن ہونا چاہتے ہیں۔ ہاں اگر وہ چاہتے ہیں کہ دنیا میں عزت کی زندگی بسر کریں اور اغیار پر حاکم ہو کر رہیں تو انہیں یورپین ہیروز کے تصورات کو چھوڑ کر اسی محبوب رب العالمین اور آپ کے متبعین کے تصورات اپنی آنکھوں میں جمائیں۔ اور ان کے اسوہ حسنہ کو اپنا نصب العین بنالیں۔ حضرت سرمد؟ فرماتے ہیں اور کیا خوب فرماتے ہیں ؎

سرمد غم عشق دردمنداں دانند۔ نہ خود منشاں و خود پسنداں دانند
از نقش تو آں سوئے نقاش شدن۔ ایں نقش غریب نقشبنداں دانند

(اے سرمد! درد والے ہی عشق و محبت کا درد و غم جانتے ہیں۔ خود پسند اور خود بین اسکو کیا جانیں۔ نقش سے نقاش کی طرف پہنچ سکتے ہیں۔ ایسا عجیب و غریب نقش (تعویذ) نقشبند (تصور کرنے والے) ہی جانتے ہیں)

حضرت مولانا مولوی عبد الحیٔ صاحب لکھنوی رسالہ رفع ستر میں وَاللّٰہُ لَکَاَنِّیْ اَرٰی رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حاشیہ پر تحریر فرماتے ہیں۔ کہ اس حدیث اور اسی قسم کی صحاح میں اور روایتوں سے تصور شیخ کے جواز کا استنباط کرتے ہیں۔

یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ پ ۱۱ ع ۴ (اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور سچوں کے ساتھ ہو) حضرت خواجہ عبید اللہ احرار اس آیت کے تحت فرماتے ہیں۔ کہ کَیْنُوْنَتْ مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے دو معنی ہیں ظاہر اور باطن۔

ظاہر کینونت کے یہ معنی ہیں، کہ طالب حق مجالست و مصاحبت اہل صدق کی اپنے اوپر لازم پکڑے۔ تا بسبب دوام صحبت ان کی کے طالب کا باطن ان کے اخلاق و صفات کے انوار سے منور ہو۔ اور کینونت معنوی کے یہ معنی ہیں۔ کہ باطن کی راہ سے رابطہ کا طریق کسی شیخ کامل مکمل کے ساتھ قبول کرے۔ رابطہ کو صحبت پر موقوف نہ رکھے۔ ہمیشہ چشم باطن کے ساتھ نظر کرتا رہے۔ بلکہ ایسا رابطہ حاصل کرے۔ کہ صحبت دائمی ہو جائے۔ چونکہ معیت ظاہری کہ خلوت، جلوت، حضر و سفر میں شیخ کے ساتھ رہنا۔ اور کسی وقت بھی اس سے جدا نہ ہونا ایک امر محال ہے۔ لہذا اس فرمان ربی کی تعمیل بآسانی اسی صورت میں ہو سکتی ہے۔ کہ دل سے ہمیشہ صادقین کے ساتھ رہے۔ چونکہ شیخ کامل مکمل بھی منجملہ صادقین ہے۔ اس لئے شیخ کامل کی معیت روحی ضروری ثابت ہوئی۔ اسی کو تصور شیخ کہتے ہیں ؎

لفظ کُوْنُوْا دیکھ لے قرآن میں حق نے فرمایا ہے انکی شان میں

باعث ایجاد کون و مکان، سید الانس والجان حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے تصور شیخ کی طرف پاک اشارہ بلکہ اس کے کرنے کی ترغیب

نماز جیسی اہم العبادات اور اعظم الارکان اسلام بغیر تصوّر (حضور صلی اللہ علیہ وسلم) ناقص ہے حضرت امام حجۃ الاسلام محمد غزالی رح اپنی مشہور عالم و معروف زمانہ تصنیف احیاء العلوم باب حضور القلب فی الصلوٰۃ میں فرماتے ہیں۔ نماز میں حضرت رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مبارک کا تصوّر باندھ کر کہو "السلام عَلَیکَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَکَاتُه۔" اسی طرح شیخ الشیوخ حضرت شیخ شہاب الدین سہروردی رح عوارف المعارف باب الصلوٰۃ اہل قرب میں اور امام ابن حجر مکی محدث رح عذاب باب تشہد میں اور شیخ المحدثین حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رح شرح مشکوٰۃ باب التحیات میں اس بیان کی تائید فرمائی ہے۔ اور اسی کی تائید حضرت امام محدث ملا علی قاری رح نے مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں اپنے بیان میں کی ہے جس کو ضرورت ہو۔ ان حوالجات کی طرف رجوع کرے۔ طالبانِ مولا و عاشقانِ الٰہی کی تو یہی زندگی ہے اور یہی جان! انہیں جائز ناجائز کی بحث سے کیا تعلق؟ وہ جب اپنے محبوب کے تصوّر میں مستغرق ہوتے ہیں تو ماسوائے محبوب کے سب کچھ بھول جاتے ہیں۔ ان کی نظر میں لاموجود الا المحبوب کا نقشہ جم جاتا ہے۔ کیا خوب فرمایا ہے ؎

آزاد ہیں کشاکشِ دیر و حرم سے ہم
جب سے ہیں ہم تصوّرِ جاناں کئے ہوئے

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِيِّ يُرِيْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَيْنَاكَ عَنْهُمْ (پ۱۵ ع ۱۷) اور تھام رکھا اپنے آپ کو ان کے ساتھ جو یاد کرتے ہیں اپنے رب کو صبح و شام۔ طالب ہیں اس کے منہ کے اور نہ دوڑیں تیری آنکھیں ان کو چھوڑ کر۔ کلا ریب رب شک و شبہا یہ ارشاد حضور امام الانبیاء والمرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کو ہو رہا ہے کہ مخلص ذاکرانِ اللہ و طالبانِ رضائے مولا کی طرف (اہلِ دنیا کو چھوڑ کر نظر کرم سے) دیکھتے رہیں۔ لیکن اگر غور سے آج دیکھا جائے۔ تو سبحان اللہ! کس صفائی سے تصوّر شیخ بذریعہ مشق حاصل کرنے کی تعلیم دی جا رہی ہے۔ لیکن افسوس کم فہم سمجھنے سے قاصر ہیں۔ کیا صاف حکم ہو رہا ہے ؎

جب تجھے آئے نظر صاحب کمال۔ دیکھتا رہ رو برو اس کا جمال

حدیث پاک میں ہے النظر الی وجهِ علیٍ عبادۃٌ (حضرت علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے چہرہ پاک پر نظر کرنا عبادت ہے) النظر الی وجه العالم عبادۃٌ (عالم کے چہرہ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے) خانہ کعبہ کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔ تو اگر کوئی چشم دل سے خانہ کعبہ کی طرف یا اپنے شیخ کامل کے چہرہ پاک کی طرف دیکھتا رہیگا۔ تو وہ دائمی عبادت میں مشغول رہیگا۔ یہی تصوّر ہے۔ اور حضرت مولانا روم رح بھی اسی رابطہ کے حصول کے لئے یوں تاکید فرماتے ہیں ؎

بر در پیرے برو ہر صبح و شام۔ تا ترا حاصل شود مقصد تمام۔

یعنی بکثرت ان کی خدمت میں حاضر ہوا کرو۔ تاکہ ان کی شکل پاک تمہارے شیشۂ دل پر منعکس ہو جائے۔ جو تمام مقاصد کے حل کی کنجی ہے ؎

شیشۂ دل میں کھچی تصویر یار
جب کبھی گردن جھکائی دیکھ لی

حدیث شریف میں آیا ہے۔ خِیَارُ عِبَادُ اللّٰہِ الَّذِیْنَ اِذَا رُوْا اُذْکِرَ اللّٰہ یعنی اللہ تعالےٰ کے نیک بندوں کو دیکھنے سے خدا یاد آجاتا ہے۔ (شیخی و مرشدی اعلیٰ حضرت امیر ملت شاہصاحب قبلہ محدث علی پوری نور اللہ مرقدہٗ اسی مضمون کو ان الفاظ میں بیان فرمایا کرتے تھے "شیخ اور پیر کی خالی شکل سامنے نہیں آتی۔ جب آتی ہے ذکر اللہ کو ساتھ لاتی ہے" ان کے پاس بیٹھنے سے قلب جاری ہو جاتا ہے۔ جتنا زیادہ دیکھتا رہیگا خدا کی یاد میں مشغول رہیگا۔ گویا تصور شیخ ہی غفلت سے بچنے کا آلہ ہے یا بالفاظ دیگر تصور پیر کامل ہی ذکر اللہ کی مشین (دل) کی کنجی ہے۔ سبحان اللہ! تصور شیخ اور ذکر اللہ کے درمیان کیا خوب مناسبت و رابطہ ہے کہ سمجھ اور فہم سے بالاتر ہے۔ بیشک اس دل میں کئی ایسے مقام آتے ہیں جہاں عقل کام نہیں کرتی ؎

رابطہ کیا ہے یہ عینک ہے بسر۔ نورِ وحدت صاف آتا ہے نظر

(باقی آئندہ)

(راقم فقیر محمد اللہ دتا عفا اللہ عنہ از کنجاہ)

خطبہ نمبر ۱۔ از خطبات نبویہ ترجمہ کردہ

صرف دو ہیں دین میں راہِ عمل
اک کلام اور اک طریقہ عمل

ہے کلام اللہ کلام خوشتریں
اور محمدؐ کا طریقہ بہتریں

اے خبردار! اس سے تم بچتے رہو
دین میں باتیں نئی پیدا کرو

بدتریں چیزیں ہیں یہ تم جان لو
دین میں باتیں نئی پہچان لو

سمجھو بدعت دین میں ہر شے نئی
ایسی ہر بدعت ہے بیشک گمرہی

دیکھنا ایسا نہ ہو کہ طولِ وقت
کرنہ دے دل کو تمہارے وہ کرخت

آنے والی چیز کو سمجھو قریب
ہے نہیں دور آنیوالی (اے حبیب)

یاد رکھو کہ شقی وہ ہی ہوا
شکم مادر میں شقی جو ہو گیا۔

جان لو اسکو کہ ہے وہ ہی عدول
غیر سے جس نے نصیحت کی قبول

کفر ہے لڑنا مسلماں سے ترا
اور جانو فسق اُسے کہنا بُرا

اور ناجائز ہے مسلم کے لئے
تین دن تک وہ نہ بولے بھائی سے

دل لگا کر اے مسلمانوں! سنو
جھوٹ کہنے سے سدا بچتے رہو

(راقم فقیر محمد اللہ دتا طالب از کنجاہ)

مقامات حضرت خواجہ خواجگان مشکلکشاء بلاگردان شہنشاہ بخاری رحمتہ اللہ علیہ

۱۔ ایک درویش نے جو حضرت خواجہ علیہ الرحمتہ کے نزدیکوں (قرابتوں) سے تھا۔ بیان کیا ہے۔ کہ میرے پچیس ۲۵ دینار عدلی گم ہو گئے تھے۔ حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ کی خدمت میں عرض کیا۔ حضور نے فرمایا۔ ان عدلی دیناروں کو اس گھر کی کنیزک چھوٹی خدمت گارہ نے لیا ہے۔ اس لڑکی کو فرمایا۔ کہ دینار عدلی دے دو۔ اس نے عرض کیا۔ کہ فلاں جگہ خاک کے نیچے دفن کئے ہوئے پڑے ہیں۔ خواجہ صاحب نے ارشاد فرمایا۔ جو دینار تم نے خاک کے نیچے دبائے ہوئے ہیں۔ وہ تو صرف تین دینار ہیں۔ جو اصحاب اس وقت حضور کی خدمت میں حاضر تھے اس بات سے بڑے متعجب ہوئے۔ اور انہوں نے دیکھا۔ کہ خاک کے نیچے سے دفن شدہ صرف تین دینار نکلے۔

۲۔ ایک درویش نے بیان کیا ہے۔ کہ ایک دن حضور بخارا کے نواح میں ایک موضع میں تشریف فرما تھے۔ اور درویشوں کی ایک جماعت ان کی خدمت میں حاضر تھی۔ اور اتفاقاً موسم زمستان (جاڑہ) کا تھا۔ اور اس موضع (جگہ) کے نزدیک مردمان نہ تھے۔ اور درویش بھوکے تھے۔ خواجہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ نے ان میں سے ایک کو ارشاد فرمایا۔ کہ فلاں گاؤں میں جاؤ۔ اور اس دیہہ میں اس نشان کا ایک باغ ہے۔ اور اس باغ میں ایک حوض ہے۔ جس میں تھوڑا سا پانی ہے۔ مگر اس میں ایک بڑی بھاری مچھلی ہے۔ جاؤ اور وہ مچھلی پکڑ لاؤ۔ تا کہ اصحاب کے لئے طعام تیار ہو جائے۔ وہ درویش فاصلہ قطع کر کے اس گاؤں میں پہنچا۔ اور اس باغ میں جو حضرت خواجہ صاحب رحمتہ اللہ نے فرمایا تھا پہنچا اور اس حوض کی تلاش کی۔ اس حوض میں تھوڑا سا پانی تھا۔ اور ایک بڑی مچھلی تھی۔ اس نے ماہی کو پکڑ لیا۔ اور خواجہ صاحب رح کی خدمت میں حاضر کر دی اور حاضروں میں ایک نہائت خوش (عمدہ) حالت ظاہر ہوئی۔

۳۔ ایک درویش عزیز نے بیان کیا ہے۔ کہ درویشوں کی ایک جماعت ایک سفر میں حضرت خواجہ صاحب کی خدمت میں ہمراہ تھی۔ اور توشہ ختم ہو چکا تھا۔ ان اصحاب نے حضور کی خدمت میں طعام کے لئے استدعا اور التجا کی۔ حضور خواجہ صاحب نے فرمایا۔ آپ اصحاب کی کونسا طعام کھانے کی آرزو ہے۔ انہوں نے عرض کیا۔ کہ بریانی کھانے کی تمنا اور خواہش ہے۔ اس جگہ کے نزدیک ایک (تودہ) ٹیلہ تھا۔ جو بہت بڑا (بلند) تھا۔ خواجہ صاحب نے اسکی طرف اشارہ فرمایا۔ اور کہا۔ کہ اس ٹیلہ پر آویں۔ جب اس ٹیلہ پر پہنچے۔ غائب سے ایک اسوار آیا۔ اور ایک خوان آراستہ لایا جس میں بریانی۔ سبزی۔ سرکہ۔ نان اور نمک مہیا ہے۔ اصحاب نے خوب سیر ہو کر کھانا کھایا۔ (خدا کے بندوں کو خدا کی طرف سے خوان مائدہ جس وقت طلب کریں بل

سکتا ہے)

۴- ایک درویش نے حکایت بیان کی ہے۔ کہ ان ایام میں جب قپچاق کے جنگل (دشت) سے ایک لشکر عظیم نے بخارا پر چڑھائی کی۔ اور اس ولائیت کی مخلوق قلعہ میں محصور ہوگئی۔ اور اہل اسلام کا حال نہائیت تنگ ہو گیا۔ ان ایام میں میرا ایک ترکی غلام تھا۔ وہ بھاگ گیا۔ اور قلعہ سے باہر آگیا۔ اور اس لشکر کی طرف چلا گیا۔ میں غلام کے بھاگ جانے اور حاکمان کے خوف سے سخت آزردہ خاطر ہؤا۔ کہ مجھ سے ستم نہ کریں۔ کہ تو نے قلعہ کے حالات سے ان ظالماں کے پاس خبریں بھیجی ہیں۔ میں اسی وقت حضور خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہؤا۔ اور صورت حال عرض کی۔ حضور نے ارشاد فرمایا۔ کہ خاطر جمع رکھو۔ کہ اگر قلعہ کے حاکم تم پر کوئی تہمت لگائیں گے۔ تو اس کا بار مجھ پر ہوگا۔ اور غلام کی طرف سے بھی خاطر جمع رکھو۔ کہ تمہارا غلام واپس آجائیگا۔ اور جو الفاظ حضور نے فرمائے تھے۔ ویسا ہی ہؤا۔ اور حاکمان قلعہ کی طرف سے کسی نے مجھ پر کچھ نہ کیا۔ ایک دن غلام کی واپسی کا تقاضا کرنے حاضر ہؤا۔ جب عرض کی تو حضور نے فرمایا۔ یہ وقت غلام کی واپسی کی نسبت تقاضا کرنے کا نہیں ہے۔ تمام جہان کا بار (بوجھ) مجھ پر ہے۔ شعر ؎

اگر خراب شود مملکت ز شاہ مرنج
کہ نزد اہل حقیقت گناہ درویش است

ترجمہ:۔ اگر کوئی مملکت خراب اور برباد ہووے تو بادشاہ سے رنجیدہ نہ ہو۔ اس میں بادشاہ کا قصور نہیں ہے۔ بلکہ اہلِ حقیقت کے نزدیک درویش کا گناہ ہے۔ اور فرمایا۔ اگر تمہارا غلام واپس نہ آئیگا۔ تو ہم ملک اور سرائے کو برباد کر دینگے۔ بیان کرنے والے نے کہا۔ کہ حضور کی توجہ اور برکت سے وہ غلام سرائے سے آیا۔ اور اسی طرح بیان کیا۔ کہ مجھے ایک سرائے میں لے گئے تھے۔ میں وہاں سے بھاگا۔ اور اس طرف کو آگیا۔ اس ضعیف نے یہ قصہ اس غلام سے بھی دریافت کیا۔ تو اس نے ایسا ہی بیان کیا۔ جو خدا کے بندگان کو اپنی نورانیت سے اور کشف سے تمام حالاتِ عالم دیکھنے کی قوت حاصل ہوتی ہے۔ اور اپنی شانِ محبوبی سے جو کچھ ارشاد فرمادیں۔ اللہ تعالےٰ ویسا ہی کردیتا ہے۔ ان کی زبان اس وقت خدا کی زبان ہوتی ہے۔ ان کی آنکھ دور و نزدیک خدائی نور سے دیکھ سکتی ہے۔ اور قرب و بُعد کا فاصلہ ان کی نورانیت اور توجہ کے سامنے اور مابین حائل نہیں ہوتا۔ شعر ؎

در راہ عشق مرحلہ قرب و بُعد نیست
می بینمت عیان و دعا می فرستمت

(محبت کے راستہ میں نزدیکی اور دوری کوئی معنے نہیں رکھتی۔ خدا تعالیٰ کا نورانی اور نور بخش محبوب ہزار ہا کوس سے دیکھتا ہے اور اسکی بہتری کے لئے دعا کرتا ہے)

۵۔ حضرت خواجہ رحمتہ اللہ علیہ کے غلاموں کی ایک بڑی جماعت نے حکایت بیان کی ہے۔ کہ ایک وقت ہمراہ محمد زاہد جو ایک صادق اور مخلص غلام اور درویش حضور خواجہ علیہ الرحمتہ کا تھا۔ ہم جنگل میں تھے۔ اور تیشہ ہا ہمارے پاس تھے۔ ایک وجدانی کیفیت ہم پر طاری ہوگئی۔ تیشہ ہا چھوڑ کر بیابان کی طرف روانہ ہوگئے۔ اور ایک دوسرے سے ہر قسم کی باتیں کرتے تھے۔ تا آنکہ

گفتگو فنا اور عبودیت میں ہونے لگی۔ محمد زاہد نے سوال کیا۔ کہ فنا کس حد تک ہوتا ہے۔ میں نے کہا کہ فنا اس حد تک ہے۔ کہ اگر کسی درویش کو کہا جائے۔ کہ تجھے مرجانا ہے تو وہ اسی وقت مرجائے۔ اور اس بات کے کہنے کے وقت مجھ میں ایک صفت پیدا ہو گئی۔ اور میں نے اپنا منہ محمد زاہد کی طرف کیا۔ اور اسکو کہا۔ کہ مرجاؤ۔ محمد زاہد زمین پر گر پڑا۔ اور روح اس کے بدن سے بالکل جدا ہو گئی۔ اور بڑی دیر اسکو اسی طرح گذر گئی۔ کہ اس کا بدن مفارقت روح کے بعد زمیں پر پشت کے بل پڑا رہا۔ اور اس کا منہ آسمان کی طرف اور پاؤں قبلہ شریف کی طرف چاشت سے دوپہر تک۔ اُس دن ہوا سخت گرم تھی۔ اور آفتاب برج سرطان میں تھا۔ اس حالت سے میں بہت مضطرب ہوا۔ اس جگہ کے نزدیک ایک جگہ سایہ دار تھی۔ حیرانی میں اس سایہ میں جا کر بیٹھ گیا۔ اور پھر وہاں سے اس کے پاس آیا۔ اور اس کے چہرہ کی طرف دیکھا۔ اس کا منہ ہوا کی گرمی کی تاثیر سے سیاہ ہو رہا تھا۔ میری حیرت اور حیرانی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ اچانک میرے دل میں الہام (یہ بات القا) ہوا۔ کہ کہو اے محمد زاہد زندہ ہو جا۔ تین دفعہ یہ کلمہ میں نے کہا۔ زندگی کا اثر اس میں ظاہر ہونے لگا۔ اور اس کے اعضاء میں حرکت پیدا ہو گئی۔ اور اسی وقت زندہ ہو گیا۔ اور اور اصلی حال میں واپس آ گیا۔ میں حضرت خواجہ سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا۔ اور یہ قصہ عرض کیا۔ کہ روح محمد زاہد کے بدن سے بالکل نکل گئی۔ اور میں بہت متحیر ہوا۔ حضرت سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔ کہ اے فرزند اس حالت میں یہ کیوں نہ کہدیا۔ کہ زندہ ہو۔ عرض کیا۔ کہ جب الہام ہوا۔ اس وقت ایسا کہا۔ اور وہ اپنی زندہ حالت میں آ گیا۔

۶۔ ایک درویش نے بیان کیا ہے۔ کہ حضور خواجہ صاحب رحمۃ اللہ نے ایک درویش کو ایک طرف کسی کام کو روانہ کیا۔ اور حسب عادت و دستور خود اس درویش کو اپنی بغل میں لیا۔ اور حال (خاص) اور صفت (خاص) اس درویش کے ہمراہ کر دی۔ اتفاقاً آخی محمد درآہنی کہ خواجہ صاحب قدس سرہٗ کے کبار درویشوں میں سے تھا چند قدم بطور بدرقہ کے اسکے ہمراہ گیا۔ ایک ساعت کے بعد وہ درویش گر پڑا۔ اور اسکا حال خراب ہو گیا۔ اور روح اس کا جسم سے باہر نکل گئی۔ آخی محمد نے جب یہ ماجرا دیکھا۔ تو فوراً خواجہ صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر واقعہ عرض کیا۔ حضور رحمۃ اللہ تعالیٰ آخی محمد کے ہمراہ گئے۔ اور اس درویش کے سینہ پر قدم رکھا۔ اس کے جسم میں حرکت پیدا ہو گئی اور وہ زندہ ٭ ہو گیا۔ اور آپ نے فرمایا۔ چہارم آسمان سے اسکی روح واپس لائی گئی۔

شعر

اولیاء را ہست طاقت از الٰہ ٭ تیر جستہ باز گردانند ز راہ!

عالیجناب اعلیحضرت امیر الملت سرکار علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کا چہارم سالانہ ختم شریف کی مجلس ۱۰ اگست ۱۹۵۵ء کو آستانہ عالیہ میں منعقد ہو گی غلامان لوہاران طریقت شامل ہو کر سعادت دارین حاصل کریں۔ (ادارہ)

توبہ

گذشتہ سے پیوستہ

دُور کر دے تن سے جامۂ جفا
نورِ عرفاں اصل ہے اس بیاں کی
رکھتا ہے محبوب جس کو وہ اِلٰہ
توبہ تو واجب ہے تم پر ہر کہیں
جُرم سے جب رب کو رنجیدہ کرے
ہر گھڑی ہر وقت اے مردِ صفا
عام توبہ ہے گناہ سے بھاگنا
عام کی توبہ گناہ کرنے سے ہے
عام توبہ ہے نہ کر جرم و خطا!
عام توبہ ہے نہ کر فسق و فجور
عام کی توبہ نہ کر شرک و ریا
ہر دم ادنٰے کام سے توبہ کرو
دین کا ہوتا ہے کام اس سے تمام
ہوتا جس شئے میں ترا نقصان ہے

بسترہ اپنا بنا فرشِ وفا
توبۂ خالص اسی سے ہے ملی
جُرم پر کرتا ہے اس کو انتباہ
کوئی بھی توبہ سے مستغنی نہیں
چاہئے فوراً کہ تو توبہ کرے
توبہ واجب ہر کسی پر ہے جدا
خاص توبہ نہ عبادت دیکھنا
خاص کی توبہ ریا کرنیسے ہے
خاص توبہ! کرتوں ترکِ دوسرا
خاص توبہ ہے نہ کر ترکِ حضور
خاص کی توبہ ہے ترکِ ماسوا
تا مقامِ اعلےٰ پہ توبہ سے چڑھو
توبہ تجھکو چاہئے ہر ہر مقام
توبہ کر اس سے کیا نادان ہے؟

دِل ترا ہے جبکہ دربانِ حواس
توبہ ہر ہر عضو کی کا کر تو پاس

(راقم فقیر محمد اللہ دتا غالب کنجاہی)

شکوہا آئین درویشی نبود ۔ ورنہ باتو ماجرا ہا داشتیم

ہم ہرگز نہیں چاہتے تھے۔ کہ ہم کبھی ایسے موضوع پر کوئی تحریر کریں جس سے اپنے اندرونی حالات کا راز افشا ہو جائے ۔ اور اس تحریر سے ہماری دنیا کے روبرو خدانخواستہ تذلیل وتضحیک ہو۔ ہم نے انتہا صبر و تحمل سے کام لیا۔ اور ایک اپنے محترم مکرم ومعظم صاحب علم وعقل کی خدمت عالیہ میں ان کے شہر کے خریداروں سے بقایا چندہ رسالہ کی وصولی کیلئے درخواست کی۔ تو ہمارے اس محترم نے ایک طویل مکتوب پر از شکایت دفتر رسالہ میں ارسال فرمایا ۔ جس تحریر نے ہم کو مجبور کر دیا۔ کہ ہم چند حالات ان کی خدمت میں بذریعہ رسالہ ہی پیش کر دیں۔ تاکہ ناظرین پر بھی تمام حقیقت آشکارا ہو جائے ۔ اور ان کی رگ حمیت میں جوش آجائے ۔ اور ایک عاشق مرید، مطیع غلام سرکار علی پوری نوراللہ تربتہٗ کے ارشاد عالی کی نہ صرف تعمیل کر کے سعادت دارین سے متمتع ہوں۔ بلکہ اس نورانی شجر کو جو اُن کے نورانی نور بخش، مرشد السالکین، امام العارفین سلطان الاولیاء والاصفیا امیر ملت سرکار علی پوری نوراللہ مرقدہٗ کا زائد از چالیس سال کا لگایا ہوا ہے۔ اس کی آبیاری کر کے اس کو نہایت سرسبز اور پرثمر بنا دیں ۔ اللہ تعالے مجھے اور میرے یاران طریقت غلامان سرکار علی پوری کو اسکی امداد کی توفیق وسعادت عطا کرے ۔ آمین۔

اس محترم یار طریقت کے مکتوب گرامی کی نسبت عرض کیا جاتا ہے۔ اس میں کوئی کلام نہیں۔ کہ رسالہ کی طباعت میں اغلاط ضرور کوئی نہ کوئی ہو جاتی ہیں۔ جسکی نسبت انشاء اللہ تعالے آئندہ آپ کے ارشاد گرامی کے مطابق سعی کی جائیگی ۔ آپ نے دوسرے تجارتی اور نفع اندوزی کرنے والے رسالوں سے اس رسالہ کا مقابلہ کر کے فرمایا ہے۔ کہ ان کی ظاہری شکل وشباہت خوب شاندار اور ان کے مضامین دلچسپ اور اس رسالہ کے مضامین خشک اور طباعت کتابت پر بھی اعتراض کیا ہے۔ جہاں تک اغلاط کا تعلق ہے ۔ دنیا کی تمام کتابوں میں تمام رسالوں میں غلطیاں رہ ہی جاتی ہیں۔ اور جن رسالوں کا میرے محترم پیر بھائی نے اپنے خط میں ذکر فرمایا ہے ۔ ان میں بھی اغلاط ہوتی ہیں۔ کیونکہ ہمارے ملاحظہ سے بھی وہ رسالے گذرتے ہی رہتے ہیں۔ تاہم ہمارے لئے یہ کوئی وجہ ودلیل نہیں ہے ۔ چونکہ دوسرے رسالوں میں غلطیاں ہوتی ہیں۔ اسلئے ہمارے رسالہ میں اغلاط ہونی چاہئیں ۔ بہرحال ہم کوسعی کرنا چاہیئے ۔ کہ اسکی آئیندہ تلافی کی جائے۔ خدا تعالے ہم کو توفیق عطا کرے ۔ ان رسالوں کے سرورق بھی بہت شاندار ہوتے ہیں۔ اور ان میں مختلف مقابر کے فوٹو بھی۔ مگر یہاں تو بالکل بقول یار محترم خشکی ہی خشکی جس کے جواب میں ہم یہ عرض کرنے پر مجبور ہیں۔ کہ رسالہ انوار الصوفیہ۔ سوائے اقوال بزرگان دین کے یا ان کے سوانح پاک کے یا مسائل تصوف کے

(آگے ص ۲۷ پر دیکھیں)

اعلیٰ حضرت امیرِ ملت سرکار علیپوری نور اللہ تربتہ

غالباً سال ۱۹۰۹ء کا ذکر ہے۔ کہ حضور اعلیٰ حضرت سرکار علیپوری اور ۔۔۔ اللہ برکاتہم علی رؤس المسترشدین اپنے غلامان عقیدتمندان حلقہ بگوشان حضور کی پُر شوق اور سرگرم درخواست پر حضور تشریف لے گئے تھے۔ یاران شہر و مضافات اور فیروز پور برائے قدم بوسی اور حصول انوار و برکات ایمان سرکار کی خدمت اقدس میں حاضر تھے۔ صدہا نہیں بلکہ ہزارہا غلامان اور عقیدتمندان موجود تھے۔ حضور اپنے نورانی فیوضات اور توجہ باطنی سے تمام حاضرین کو مالا مال فرما رہے تھے۔ قبولیت اور نزولِ رحمت الٰہی کا خاص وقت تھا۔ ایک نعت خوان یار ظریف نعت خوانی کر رہا تھا۔ اُس نے نعت شریف کا مندرجہ ذیل شعر پڑھا ؎

ڈلو یا مجھکو ہمت نے نہیں پہنچا میں یثرب میں
ہے جھوٹا دم محبت کا مدینہ آرزو دارم

حضور کے حکم سے اس شعر کو مکرر سہ کرر پڑھا گیا حضور اسی وقت مراقبہ فرمانے لگے۔ اور عالم مراقبہ میں یا عالم شہود میں سرکار مدنی علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے حاضری مدینہ کی اجازت چاہی۔ وہاں کیا تھا محبوب کبریا سید الانبیاء والمرسلین خاتم النبیین نے حاضری کا ارشاد فرما دیا۔ محبوب خدا نے اپنے محبوب فرزند کو فوراً اجازت عطا فرما دی۔ حضور نے اسی وقت اپنے نورانی زبان فیض ترجمان سے اپنے خادم خاص جناب محترمی حاجی محمد لوٹا صاحب کو جو تمام عمر سفر و حضر میں سرکار علی پوری کے ہمراہ رہا ارشاد فرمایا۔

لوٹیا۔ لوٹیا۔ سامان باندھو چلو مدینہ شریف جانا ہے۔ فوراً تیاری کرو۔ بس سامان بندھ اور وہاں سے بغیر گھر والوں کے دیگر اشخاص کو اطلاع دیئے بغیر کے خاموشی سے نکل چلے گئے اور وہاں سے مدینہ شریف۔ یہ تھا سرکار علیپوری کا عشق و محبت سرکار تاجدار مدینہ علیہ السلام کا۔ اور زیارت حرمین الشریفین اور حج شریف کے بعد واپسی پر سیدھے بغداد شریف حضرت قطب الاقطاب غوث الاغواث حضرت با وافقیر محمد صاحب نور اللہ مرقدہٗ (اپنے پیر و مرشد) کے روضہ اقدس پر حاضر ہوئے اور جو انعامات اور اکرامات سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ سے ملے تھے آپ کی خدمت اقدس میں عرض کر دیئے۔ سبحان اللہ عاشقان پیران عظام اور محبوب غلامان سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ سے کسی کا کیا مقابلہ ہے۔ ان کی ذات نورانی اسی نور ازلی کے نور سے منور اور مستفیض ہوتی ہے۔ اگر کوئی احول عین یا اعمی ان کے نور کو نہ دیکھ سکے تو اس میں اس نور کا کوئی قصور نہیں ہے۔ اس احول عین کور باطنی کو نور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جو حضور پُر نور حضرت محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ کے نور سے جو بحکم انا من نور اللہ والمومنون من النوری۔ نور علیٰ نور میں نہ دیکھے تو اس میں اس نور کا قصور نہیں۔ بلکہ اسکی کور باطنی اور شقاوت قلبی کا قصور ہے۔ غفلت نے اسکی آنکھ کی بینائی اسکی بصارت اور بصیرت دونوں پر پردہ ڈالدیا ہے۔ اور نور اولیاء اللہ کو جو فی الحقیقت نور الٰہی کا ہی ایک

نظارہ ہے۔ نہیں دیکھ سکتا۔ صُمٌّ بُکْمٌ عُمْیٌ فَھُمْ لَا یَرْجِعُوْنَ
یہ آیت ان پر صادق آتی ہے۔ آنکھ اندھی کا قصور، قلب
زنگ آلود کا قصور۔ نور کا کوئی قصور نہیں۔ نور کی نسبت
تو حکم ہے۔ کہ وہ روشن ہی روشن ہے۔ وہ تو کبھی مستور نہیں
ہو سکتا۔ شعر ؎

نکورو تاب مستوری ندارد
چو در بندی ز روزن سر بر آرد

اولیاء اللہ نورانی اجسام رکھتے ہیں۔ اور اپنے نور سے تمام
جہاں کو منور کرتے۔ مگر دیکھنے کے لئے آنکھ ہے تو درکار ہے۔
اگر کوئی شخص آنکھ پر پٹی باندھکر آفتاب عالمتاب کو دیکھنا
چاہے۔ یا کوئی اندھا نور کی شناخت کرنا چاہے تو کیا
کریگا۔ شعر گر نہ بیند بروز شپرہ چشم
چشمۂ آفتاب را چہ گناہ

منشی ہدایت اللہ لاہوری مرحوم فرماتے ہیں۔

چام چیٹھ دا نگوں رناں آپ ہویوں آفتاب دا کجھ قصور ناہیں
پردہ غفلت دا پیا ہدایت اللہ تاہیں دسدا انھاں نوں نور ناہیں

محبوب کے نور کو دیکھنے کے لئے اول دل و
دیدہ کو پاک کرو۔ حسن عقیدت اور خلوص قلب سے حاضر ہو۔ امتحان
کے لئے نہیں۔ بلکہ نہایت عجز اور انکساری سے ان سے نور اور
رحمت اور برکت طلب کرنے کے لئے ذریعہ ہے۔

ع: پاک شو اول بعد ازاں نظر بر آں پاک انداز۔ ابوجہل اور ابولہب
کی آنکھ سے دوزخ کی آگ ملے گی۔ اور صدیق اکبر رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی آنکھ سے سرکار مدینہ علیہ الصلوٰۃ کو دیکھنے سے
نور ہی نور دیکھوگے۔ مولنا روم رحمۃ اللہ فرماتے ہیں۔

دید صدیقش بگفت اے آفتاب
نے ز شرقی نے ز غربی خوش بتاب

حضرت صدیق اکبر نے حضور علیہ الصلوٰۃ کو دیکھا۔ تو عرض کیا
آپ کا نور نصف النہار کی طرح ہر وقت اور مدام روشن
ہے۔ آپ کے مشرق اور مغرب کوئی نہیں ہے۔ اول
آنکھ پیدا کرو۔ نائب ہو کر حاضر خدمت ہو و۔

عرضِ طالب

بلا لو یا رسول اللہ بلا لو ؛ درِ اقدس پہ اب مجھکو بلا لو
مدینے میں پہنچ جاؤں کسی طور ؛ زیارت کا کوئی رستہ نکالو
نہیں بچنے کی بے دیکھے تمہارے ؛ خدارا نارِ فرقت سے بچا لو
تصور میں رہے نورِ خدا ہیں ؛ رُخِ انور سے گر پردا ہٹا لو
غریق بحرِ فرقت ہوں خدارا ؛ بھنور سے اب مرا بیڑا نکالو
مرا بھی بختِ خفتہ جاگ اٹھے ؛ جو آکر خواب میں سینے لگا لو
مسافر دل شکستہ خستہ پا ہوں ؛ سنو تو کچھ حرم کے جانے والو
ہے منزل دور اور بے زادِ رہ ہوں ؛ مجھے طیبہ میں پہنچا کر دعا لو
قدم بوسی کے لائق گر نہیں ہے ؛ تو طالب کو سگِ در ہی بنا لو

راقم فقیر محمد اللہ دتا کنجاہی عفا اللہ تعالیٰ عنہ

رپورٹ کاروائی جلسہ عرس شریف

بتاریخ ۱۷ر جولائی ۱۹۵۵ء مطابق ۲۶ ، ۲۷ر ذیقعد کی درمیانی شب کو چوتھا سالانہ جلسہ عرس شریف عالیجناب فیض مآب زبدۃ العارفین اکمل الکاملین مرشد اعظم امیر ملت حاجی حافظ صوفی سید جماعت علی شاہ صاحب نقشبندی مجددی علی پوری قدس سرہ العزیز شہر بیکانیر محلہ سرکلر بازار مسجد رنگریزاں میں بڑی شان و شوکت سے اعلیٰ پیمانے پر زیر صدارت الحاج منشی محمد عبد اللہ صاحب بی اے ریٹائرڈ ڈسٹرکٹ جج منایا گیا جسکی مختصر کیفیت حسب ذیل ہے۔ بعد نماز عشاء دس بجے جلسہ شروع ہوا اوّل یاران طریقت میں سے حافظ جان محمد و محمد شفیع و حافظ محمد ذکریا و حافظ میاں پیر بخش و حافظ میاں چاند صاحبان نے نہایت خوش الحانی سے تلاوت قرآن پاک کی۔ میلاد خواناں کی تین پارٹیاں شریک جلسہ تھیں۔ پارٹی میاں فضل صاحب و پارٹی حاجی غلام مصطفےٰ صاحب و پارٹی میاں عباس صاحب۔ جنہوں نے نہایت خوش الحانی سے نعت خوانی کی۔ جس سے اہل محفل کو بہت سرور اور کیف حاصل ہوا۔ اس کے بعد جناب منشی فیض محمد صاحب نے اعلیٰ حضرت قبلہ عالم کے فضائل جمیلہ و اخلاق اور کشف و کرامات چشم دیدہ پر آدھ گھنٹے تک تقریر فرمائی۔ جس سے حاضرین بہت محظوظ ہوئے۔ اس کے بعد صدر صاحب نے تصوف پر تقریر فرماتے ہوئے۔ اولیاء کرام کے فیوض و برکات پر نہایت جامع اور معنی خیز تقریر فرمائی۔ اور حضور قبلہ عالم کے اوصاف حمیدہ بیان فرمائے اور یاران طریقت کو باہمی اتفاق و اتحاد کے ساتھ رہنے اور ہر نیک کام میں مل جل کر حصہ لینے کی تلقین فرمائی۔ جس سے سامعین کے دلوں پر بہت اثر پڑا۔ صدر صاحب کی تقریر کے بعد حضرت مولانا مولوی حاجی عبد الغفور صاحب پشاوری ناگوری نے جو حضور قبلہ عالم امیر ملت کے غلام ہیں اپنے مواعظ حسنہ سے بزم کو سرفراز فرمایا۔ اور آپ نے حضور کے مناقب و کشف و کرامات بیان فرما کر جملہ اہل محفل کو بہت مسرور کیا حضرت مولانا موصوف کے بعد شعراء کرام نے طرح میں اپنا کلام سنایا جو بہت پسند کیا گیا۔ آخر میں بعد سلام و قیام و فاتحہ خوانی ایصال ثواب و دعاء خیر و برکت و بلندی اقبال و درازی عمر و دولت جملہ صاحبزادگان و دودمان سرکار علی پوری جلسہ بخیر و خوبی تمام ختم ہوا شیرینی تقسیم کی گئی۔ تمام حاضرین نے اراکین بزم بابو عبد الکریم کمپونڈر و میاں چاند محمد رنگریز و میاں مولا بخش چوڑیگر و استاد محمد بخش قادری و میاں عبد الستار پیش امام و مستری منگتو صاحبان کو و دیگر حضرات کو اُن کے حسن و انتظام پر مبارک باد دی

دوسرا جلسہ منعقدہ مدینہ منورہ

بتاریخ ۱۸ر جولائی ۱۹۵۵ء مطابق ۲۷ ، ۲۸ر ذیقعد کی شب کو دوسرا جلسہ مدینہ منورہ مسجد محلہ بہشتیاں میں اُسی شان و شوکت اور خلوص و محبت سے زیر صدارت جناب منشی کمر دین صاحب شیدا خلیفہ مجاز عالیجناب حضرت شیخ محمد ابراہیم صاحب آزاد مرحوم مغفور و عالیجناب مولانا مولوی حاجی

محمد خوب صاحب احمد آبادی مدظلہ العالی رات کو بعد نماز عشاء منعقد ہوا جسکی مختصراً کیفیت حسب ذیل ہے۔

سب سے پہلے حافظ قاری غلام رسول صاحب نے تلاوت کلام پاک تجوید اور خوش الحانی کے ساتھ فرمائی جس سے اہل محفل پر وجدانی کیفیت طاری ہو گئی۔ بعد ازاں جناب صدر صاحب نے حمد باری تعالیٰ نہایت خوش لہجے میں پڑھی اور نعت خواناں جناب رجب الدین صاحب اور پارٹی ٹمیاں فضل الدین صاحب نے سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی نعتیں پڑھیں جس سے اہل محفل بہت مسرور ہوئے اور پارٹی فضل الدین صاحب صدر کا قصیدہ جو حضور قبلہ عالم امیر ملت کی شان میں تھا بڑے مؤثر اور شیریں پیرائے میں پڑھا جس سے اہل محفل کے قلب منور ہو گئے بعدہٗ عالیجناب مولانا مولوی حاجی عبد الغفور صاحب نے وعظ فرمایا۔ اور اہل اللہ کا ذکر فرماتے ہوئے بتایا کہ انبیائے علیہم السلام صدیقین شہداء صالحین کے بہت بڑے مراتب ہیں اللہ ان کو حیات ابدی حاصل ہے صاحب

موصوف نے یہ ہدایت بھی فرمائی کہ جو لوگ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اتباع کریں تو وہ بھی اپنے مرشد کے طفیل سے درجۂ مقبولیت حاصل کر کے خاص بندے بن سکتے ہیں اور اپنے اعلیٰ حضرت امیر ملت قبلہ عالم رحمۃ اللہ علیہ کے فضائل بیان فرماتے ہوئے اپنا وعظ ختم فرمایا۔ آپ کے وعظ کا سامعین پر بہت بڑا اثر ہوا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرماوے آمین۔ بعدہٗ کچھ دیر اور نعت خوانی ہوئی۔ اور سلام و قیام کے بعد فاتحہ خوانی ہوئی۔ اور شیرینی تقسیم کی گئی اور جلسہ بحسن و خوبی ختم ہوا۔ اس جلسے کی کامیابی کے لئے جناب صدر صاحب موصوف و شیخ شمیم احمد صاحب ہمدانی اور اُن کے صاحبزادگان و بابو محمد شفیع صاحب و منشی عبدالشکور و منشی قمر الدین صاحب خاص طور سے مبارکباد ہیں۔ (خاکسار محمد عثمان عارف۔ ایم اے۔ ایل ایل بی ریلیگ ایڈووکیٹ ہائیکورٹ راجستھان بیکانیر)

زریں ارشادات حضرت خواجہ خواجگان خواجہ سید میر کلال رحمۃ اللہ علیہ

ارشاد فرمایا۔ صوفیائے کرام رضوان اللہ تعالےٰ علیہم اجمعین کا مسلک اور راستہ تمام راستوں سے زیادہ روشن ہے! اور نہایت ہی مناسب ہے، کہ ان کے دلائل بھی تمام دلیلوں سے زیادہ روشن اور ان کا مذہب تمام مذاہب سے نہایت ہی صحیح اور درست ہے۔ حضرت امام نجم الدین عمر نسفی رحمۃ اللہ علیہ نے اس طرح ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جاننا چاہیئے۔ کہ تصوف کیا ہے۔ اور اہل تصوف کون ہیں۔ اور انہوں نے کیا کہا ہے۔ فرمایا سب سے اول جان لو، کہ دل کو غیر اللہ سے پاکیزہ رکھنے کا نام تصوف ہے۔ اور اللہ تعالےٰ جل شانہٗ کے فرائض اور سرکار دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے سنت سے دل کو آراستہ کرنا۔ اب اس سے اس قدر جان لو۔ کہ صوفیائے کرام اللہ تعالےٰ کے برگزیدہ بندے ہیں۔ اور متبعان سنت حضرت نبی کریم

علیہ الصلوٰۃ والتسلیم۔ مگر اس زمانہ میں ان کے دس فریق بن گئے ہیں۔ جن میں سے نو فرقے بدعت اور ضلالت کے بن کر گر پڑے ہیں۔ اور ان کے نام حسب ذیل ہیں۔

۱۔ حبیبیہ (۲) اولیائیہ (۳) شمراخیہ (۴) آباحیہ (۵) حالیہ (۶) حلولیہ (۷) متجاہلیہ (۸) متکاسلیہ (۹) واقفیہ (۱۰) الہامیہ

اب ان فرقوں کا مذہب بیان کیا جاتا ہے۔ تاکہ آپ کو معلوم ہو جائے۔ کہ وہ کس کس مذہب کے پیرو ہیں۔

۱۔ حبیبیہ۔ حبیبیہ وہ گروہ ہے جو کہتے ہیں۔ کہ جب بندہ کو دوستی کے درجہ تک رسائی ہو جاتی ہے۔ اور وہ خدا تعالےٰ کو اپنا دوست بنا لیتا ہے۔ اور دوسرے لوگوں کی دوستی سے خوف کرتا ہے۔ تکلیف کی قلم اس سے اٹھائی جاتی ہے۔ یعنی اس پر کوئی تکلیف لکھی نہیں جاتی۔ اور گناہ۔ خطا اور عبادت اس سے اٹھائے جاتے ہیں۔ اور حرام اشیاء اس پر حلال ہو جاتی ہیں۔ اور نماز روزہ کا ترک کر دینا اس کے لئے جائز ہو جاتا ہے۔ یہ گروہ عورت سے پردہ بھی نہیں کراتے۔ اور یہ سب کچھ محض کفر ہے۔ ان کو ان کے ان کفروں سے شناخت کیا جا سکتا ہے۔ مگر ان کے کردار کو بھی جانا جا سکتا ہے۔ خبردار سالک کو چاہیئے کہ ان کے راہ سے دور رہے۔ اور ان سے پرہیز کرے۔ تاکہ کفر کے گڑھے میں نہ گر پڑے۔

(۲) اولیائیہ۔ ان کا مذہب یہ ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جب بندہ ولایت کے درجہ تک پہنچ جاتا ہے۔ امر و نہی کا خطاب اس سے اُٹھ جاتا ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ولی کا درجہ نبی سے فاضلتر ہوتا ہے۔ اور یہ مذہب بھی گمراہی ہے۔ اور کفر و ضلالت۔ نعوذ باللہ من ذالک (خدا تعالےٰ اس سے پناہ میں رکھے)

(۳) شمراخیہ۔ ان کا مذہب یہ ہے۔ جب محبت قدیم ہو جاتی ہے۔ امر و نہی کے احکام ان سے اُٹھ جاتے ہیں اور ان کو طبل نے۔ دف و سماع سے خوشی حاصل ہوتی ہے۔ اور اپنی عورت کو مباح رکھتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ ہماری عورتیں چمن کی ہوا کی مانند ہیں۔ جس طرح پھول کی خوشبو سونگھنی مباح ہے۔ اسی طرح عورتیں بھی مباح ہیں۔ اور وہ عبداللہ شمراخی کے اقوال پر چلتے ہیں۔ عالم میں صورت اصلاح سے فساد کرتے ہیں۔ ان کا قتل شریعت میں واجب ہے۔

(۴) آباحیہ:۔ ان کا مذہب حسب ذیل ہے۔ کہ وہ کہتے ہیں۔ کہ ولایت اپنے آپ کو گناہ سے دور رکھنا نہیں ہے۔ دوسروں کو کسی طرح گناہ سے باز رکھیں۔ تاکہ وہ امر و نہی بجا لائیں۔ وہ دوسرے لوگوں کے مال اور خراج کو حلال سمجھتے ہیں۔ اور کفریہ باتیں کرتے ہیں۔ اور خوف نہیں کرتے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ امر معروف و نہی منکر کفر ہے۔ اور ان کی راحت کا حجاب۔ وہ بدترین خلق ہیں۔

(۵) حالیہ:۔ حالیہ کا مذہب یہ ہے۔ وہ رقص کرنے اور ہاتھ پر ہاتھ مارنے کو حلال جانتے ہیں۔ اور سماع میں بیہوش ہو جاتے ہیں۔ اور وجد (حال) کی حالت ان پر آجاتی ہے۔ چنانکہ ان میں کوئی حرکت نہیں رہتی۔ اور ان کے مرید کہتے ہیں۔ کہ ہمارے شیخ کو حال پڑ گیا ہے۔ یہ بھی خلاف سنت ہے۔ بدعت اور ضلالت۔

(۶) حلولیہ:۔ حلولیہ کا مذہب یہ ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ شاہد عورت۔ خوبصورت اور امرد لڑکے کو دیکھنا حلال ہے۔ اور شاہد کی مجلس میں رقص کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ خدا تعالےٰ کی صفات سے ایک صفت ہم میں اُتر آئی ہے۔ اور اسی صفت سے ہم کو تقطیل اور منافیہ حاصل ہو گیا ہے۔

یہ بھی محض کفر ہے۔

(۷) **حولیہ**:- ان کا مذہب بھی حالیہ کی طرح ہی ہے۔ کہتے ہیں جب حال میں بیہوشی ہو جاتی ہے۔ دماغ کو ٹھنڈک حاصل ہو جاتی ہے۔ اور جب ہوش میں آتے ہیں۔ تو وہ غسل کرتے ہیں۔ یہ بھی باطل طریق پر ہیں۔

(۸) **واقفیہ**:- ان کا یہ مذہب ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کو کوئی شناخت نہیں کرسکتا۔ اور بندہ اسکی شناخت حقیقت سے عاجز ہے۔ اور یہ کہتے ہیں۔ تو ہی اپنے آپ کو جانتا ہے۔ اور تجھکو کوئی نہیں جانتا یہ بھی گمراہی ہے۔

(۹) **متجاہلیہ**:- انہوں نے فاسقوں کا لباس پہنا ہوا ہے۔ اور کہتے ہیں۔ کہ اس سے ہمارے اپنے تن کی ریاست کو رفع کرتا ہے۔ اور یہ بھی گمراہی ہے۔

(۱۰) **متکاسلہ**:- ان کا مذہب ترک کسب کر کے لوگوں کے دروازوں پر آتے ہیں۔ اور اپنے تن اور شکم کی بندگی سے پست اور ذلیل ہوتے ہیں۔ لوگوں کے مال اور زکوٰۃ کھاتے ہیں۔ اور قرآن کریم اور علم سیکھنے سے منہ موڑا ہوتا ہے۔ اور مبتدعان کے علم وحکمت کی کتب کی نسبت مبالغہ کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ کہ قرآن حجاب راہ ہے۔ اور اشعار اور ابیات بیان کرتے ہیں۔ یہ بھی گمراہی ہے۔ اور باطل۔

مگر ان کا مذہب جو حق پر ہیں یہ ہے۔ کہ سنت رسول علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اتباع کریں۔ اور فرائض خدا تعالیٰ کی وقت پر تعمیل کرے اور ادا کریں۔ اور عشرت اور سماع سے پرہیز کریں۔ اور شاہد بازی سے اجتناب اور اعراض کریں۔ اور لقمہ حرام سے پرہیز کریں۔ اور کسی کسب میں اپنے آپ کو مشغول رکھیں۔ اور اپنی زندگانی اہل سنت والجماعت کی صحبت میں گذار دیں۔ اور بد مردمان کی صحبت سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔ اور خلقت کے درمیان اپنے آپ کو خلقت کی طرح ہی رکھیں (یعنی حسن معاشرت اور بود وباش میں ان کے ساتھ گذاریں) اور خلقت کا بوجھ برداشت کریں۔ اور اپنا بوجھ کسی پر نہ ڈالیں۔ اور اگر خلقت کو ان کی (ان کے مدارج اعلےٰ ان کی ولایت) شان کی اطلاع ہو جائے تو خلقت سے دور بھاگیں۔ اور مسلمانوں پر رحم کریں۔ اور ان کی خاطر و مدارات کریں۔ بعضوں کے ساتھ حلم سے پیش آویں۔ اور بعضوں پر کرم کریں۔ اور گناہوں کی حق تعالےٰ جل شانہ سے معافی مانگیں۔ اور کسی کی غیبت اور عیب جوئی وچغلی نہ کریں اور دنیا اور آرائش دنیا اور دنیا کی آسائش کی طرف رغبت نہ کریں۔ اور نیک مردوں، صحابہ کرام رضوان اللہ کا انکار نہ کریں۔ اور اہل بدعت کا اتباع نہ کریں۔ یہ گروہ درویشاں حق پر ہیں۔ ان کی دوستی خدا تعالےٰ اور خدا کے رسول علیہ السلام کی دوستی ہے۔ اور ان کی دشمنی خدا اور رسول خدا علیہ السلام کی دشمنی ہے۔ قولہ تعالےٰ اولئک الذین امتحن اللہ قلوبھم للتقوی لھم مغفرۃ واجر عظیم۔ جب اس گروہ کا حال تم کو معلوم ہو گیا۔ لازم ہے۔ کہ اس ایک فریق کی جو کہ حق پر ہیں تعظیم اور متابعت کرے اور ان سے صحبت رکھے

بقایا از صفحہ ۱۵

جن اصحاب سے چندہ بقایا رسالہ واجب الادا کی نسبت عرض کیا گیا۔ ان میں آپ نے اس صاحب کا خط بھی ذکر فرمایا جس نے دس روپے بذریعہ منی آرڈر روانہ کئے تھے اور ایک بار خود علیپور شریف میں ان ہی سیکرٹری صاحب کی معرفت چندہ عطا کیا۔ اب پانچوں سال ہی آپ ہی خیال فرمالیں کہ آیا چندہ ان کے ذمہ بقایا ہے۔ باقی اصحاب کا ہم نے کچھ نہ فرمایا۔ آپ ہی ارشاد فرمالیں۔ کہ رسالہ کی کیا حالت ہو گی۔

ما ز یاراں چشم یاری داشتیم ⁂ خود غلط بود آنچہ ما پنداشتیم

عرس شریف اعلیٰحضرت قبلہ عالم محدث علیپوری قدس سرہٗ

خانقاہ جماعتی مراد آباد

۲۶ ذیقعدہ / ۱۷ جولائی ۱۹۵۵ء بروز یکشنبہ یاران طریقت جماعتی نقشبندی کی طرف سے دولتکدۂ حاجی صوفی محمد طاہر صاحب نقشبندی خلیفہ مجاز قبلہ عالم محدث علی پور قدس سرہٗ پر سالانہ عرس قدوۃ الاولیا فخر العلماء حضور پرنور قبلۂ عالم حضرت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب محدث علی پوری قدس سرہٗ کی نہایت شاندار منعقد ہوا جس میں مقامی و بیرونی مشائخ طریقت و علمائے شریعت و برادران طریقت کے علاوہ کثیر لوگ شریک ہوئے پروگرام میں تلاوت قرآن شریف ۔ نعت خوانی و مواعظ حسنہ داخل تھے ۔ صبح شام رات تینوں اوقات میں تینوں کام بہت خوبی کے ساتھ انجام پائے ۔ سینکڑوں آدمیوں نے تلاوت قرآن شریف میں حصہ لیا ۔ کثیر نعت خوانی ہوئی مواعظ ہوئے ۔ جن حضرات علمائے کرام نے اپنے مواعظ حسنہ و سیرت و اوصاف محدث علی پوری قدس سرہٗ کے بیان سے سامعین کے قلوب کو گرمایا اور فیضیاب کیا اور شرکت فرمائی ان کے اسمائے گرامی حسب ذیل ہیں ۔

حضرت مولانا صوفی سید شاہ وجیہ احمد صاحب قبلہ بہاری صدر مدرس جامعہ نعیمیہ مراد آباد ۔ حضرت مولانا صوفی حبیب اللہ صاحب قبلہ بہاری مدرس جامعہ نعیمیہ مراد آباد ۔

حضرت مولانا الحاج محمد یونس صاحب سنبھلی مہتمم مدرس جامعہ نعیمیہ مراد آباد ۔ حضرت مولینا محمد آل حسن صاحب جماعتی صدر مدرس جامعہ عربیہ ناگپور ۔

حضرت مولینا الحاج محمد عیوض صاحب جماعتی لال پوری ۔

حضرت مولینا کاشمیری صاحب جماعتی مدرس مدرسہ عربیہ رامپور

طعام مہماناں کے علاوہ عرس کا لنگر بھی تھا ۔ جس میں سینکڑوں شرکت کنندگان عرس نے کھانا کھایا ۔ اور دوپہر سے رات کے ایک بجے تک لنگر کا سلسلہ جاری رہا ۔ شب کو ۱۱ بجے قل شریف ختم ہوا ۔ اس طرح نہایت خیر و خوبی و برکتوں کے ساتھ جلسہ ختم ہوگیا ۔

(ماسٹر شفقت علی جماعتی نقشبندی سیکریٹری انجمن خدام الصوفیہ شہر مراد آباد محلہ مغل پورہ)

ارشادات حضرت خواجہ عزیزان علی رامیتنی رحمۃ اللہ علیہ

(۱) آپ سے دریافت کیا گیا ۔ کہ الفقیر لا یحتاج الی اللہ (ترجمہ) یعنی فقیر اللہ کی طرف حاجت نہیں رکھتا ۔ اس کے کیا معنے ہیں ۔ خواجہ صاحب نے جواب میں فرمایا ۔ یعنی فقیر سوال نہیں کرتا جب کہ اللہ تعالےٰ علام الغیوب ہے ۔ اس سے سوال کی کیا حاجت ہے ۔ وہ سب کی حاجتیں جانتا ہے ۔ سرخیل سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ مشکلکشا بلاگرداں حضرت شہنشاہ بخاری نور اللہ تربتہٗ نے ایک رباعی اسی مطلب کی ارشاد فرمائی ہے ۔ (رباعی)

اے آنکہ برآرندہ حاجاتی توئی ۔۔ ہم قاضی دکاتی المہمات توئی

بعد دل خویش چہ گویم با تو ۔۔ چوں عالم سر الخفیات توئی

ارشاد فرمایا ۔ غنا بے پرواہی کو کہتے ہیں ۔ اور اگرچہ یہ صفت

تو کڑی معلوم ہوتی ہے۔ مگر فقیری کے وصف سے ہے۔ فرمایا
اگر فقیر کے ہاتھ میں کچھ نہ ہو اور دل میں بھی کچھ خواہش نہ ہو۔ بس وہ
فقیر محمود الصفات ہے۔ اگروہ الفقر فخری کے درست ہے۔
اور اگر فقیر ہاتھ میں کچھ نہ رکھے اور دل میں خواہاں ہو۔ وہ گدائے
محلہ ہے نہ تابع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔ اور اگر فقیر کے
ہاتھ میں بھی رکھے اور دل میں خواہاں ہے۔ وہ فقیر مذموم
الصفات ہے۔ سواد الوجہ وکاد الفقران یکون کفراً اس پر
صادق ہے۔

(۴۳) آپ سے کسی نے سوال کیا کہ الفقر سواد الوجہ وکاد الفقران
یکون کفراً متناقض حدیث الفقر فخری ہے۔ حضرت
عزیزان رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ اول کی دونو حدیثیں ان
فقیروں کے حق میں ہیں۔ جو اپنا فقر حق پر ظاہر کرتے ہیں اور
اس کو ذریعہ گدائی ٹھہرا لیا ہے۔ اور اس سے منافع حاصل
کرتے ہیں۔ ارشاد فرمایا اگر بندہ کو خدا تعالے سے خطاب
ہو۔ کہ اے بندے ہم سے کوئی حاجت چاہ۔ شرط بندگی یہ
ہے۔ کہ بندہ خدا کے سوائے خدا سے کچھ نہ چاہے۔ آپ کے
صاحبزادے خواجہ ابراہیم رح نے آپ سے دریافت کیا کہ منصور
نے انا الحق کہا اور بایزید رح نے لیس فی جبتی سولی۔ دونوں قول
خلاف شرح ہیں۔ مگر کیا وجہ ہے۔ کہ منصور رح کو سولی دی
اور بایزید رح کو کچھ نہ کہا۔ فرمایا۔ دونوں قولوں میں فرق ہے۔
منصور رح نے اپنی ہستی پیش کی۔ اور بایزید رح نے ہستی پیش
کی اور لیس کہا۔ فرمایا۔ اگر کسی شخص کے پاس کچھ نہ ہو۔ مگر اس کے
دل میں خواہش ہو۔ اسکو تجرید معنوی نہیں۔ اور اگر کسی
شخص کے پاس سب کچھ ہے۔ مگر اس کے دل میں محبت نہ
ہو۔ اس کو تجرید معنوی حاصل ہے۔

فرمایا۔ نقل ہے۔ کہ حضرت ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام
کے ستر کتے باقلادہ زریں تھے۔ کہ آپ کی بکریوں کی حفاظت
کیا کرتے تھے۔ اس سے باقی سامان کا قیاس کرنا چاہئے اور
آپنے سب اللہ تعالے کی راہ میں خرچ کر دیا تھا۔ حضرت
سلیمان علیہ السلام کا کیا وسیع ملک تھا۔ مگر آپ زنبیل بافی کر کے
بسر اوقات کرتے۔

حضرت شیخ ابو سعید ابو الخیر رحمۃ اللہ۔ جو حضرت محبوب سبحانی
حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی سرکار بغداد رضی اللہ تعالی
کے پیر تھے۔ نہایت مالدار تھے۔ اور بڑے کروفر سے ظاہری
رہتے تھے۔ مگر مال کی ان کے دل میں ذرہ بھر محبت نہ تھی
اور ان کو تجرید معنوی حاصل تھی۔

التجا بہ بارگاہ رب تعالےٰ!

راز جناب حاجی حافظ خلیل احمد صاحب

اپنے روضہ دکھا دے مصطفےٰ کے واسطے — مصطفےٰ جلدی سے بلوا خدا کے واسطے
یا الٰہی صدقہ صدیق با صدق وصفا — یار غار و جانشین مصطفےٰ کے واسطے
یا الٰہی حضرت فاروق اعظم کے طفیل — حضرت عثمان با حلم وحیا کے واسطے
صفدر و حیدر علی مولی الموالی بوتراب — مرتضیٰ مشکل کشا شیر خدا کے واسطے
سبط اکبر ابو محمد پیشوا یعنے حسن! — مقتدا ہادی امام مجتبیٰ کے واسطے
یا الٰہی حرمت جان حسین ابن علی — تشنہ بیکس شہید کربلا کے واسطے
یا الٰہی فاطمہ خاتون جنت کے طفیل — یا الٰہی اہل بیت مجتبیٰ کے واسطے
شیخ گیلاں غوث اعظم کا تصدق اے خدا — فضل رحماں مہر پیر رہنما کے واسطے

ہو مدینے میں عطا حافظ کو تھوڑی سی جگہ
مرگ دفن بود و باش و بوریا کے واسطے

جولائی سنہ ۱۹۵۴ء کو بندہ مینیجر اور جنرل سیکرٹری دولو بذریعہ ہوائی جہاز برائے زیارت حرمین الشریفین و حج چلے گئے تھے۔ ۲۳ اگست سنہ ۱۹۵۴ء کو واپس آئے۔ اسمائے گرامی اصحاب چندہ دہندہ کے درج ذیل برائے ملاحظہ یاران کئے جاتے ہیں؟

۱۔ عبدالعزیز صاحب مہاجر مرڑ روڈ کی والا شیخوپورہ۔
۲۔ عبدالعزیز پوسٹماسٹر پنشنر گجرات۔
۳۔ سعید احمد خان صاحب۔ خانپوا۔ ریاست بہاول پور۔
۴۔ بابو محمد حسن صاحب نقشبندی جماعتی جماعت منزل کیمبلپور۔
۵۔ جناب سید اکبر شاہ صاحب ٹولی ضلع مردان۔
۶۔ جناب ڈاکٹر محمد حنیف خاں کا شاہ پورہ
۷۔ جناب عالمگیر صاحب وزرائے داخلہ کراچی
۸۔ جناب تاج محمد خان صاحب منڈی بھلدرن
۹۔ چوہدری وزیرالدین صاحب سالق
۱۰۔ چوہدری حاجی مہرداد خاں چک ۹
۱۱۔ جناب حاجی صوفی محمد اسماعیل چک ۲۳۹ ضلع جھنگ
۱۲۔ جناب سید عباس علی شاہ مدرس عبداللہ پور شیخوپورہ
۱۳۔ جناب خاں بہادر سید صدیق حسن صاحب لکھانہ
۱۴۔ جناب محمد حنیف صاحب ہیڈ ماسٹر چک $\frac{۴۲}{۱۲}$ تحصیل خانیوال
۱۵۔ جناب سردار محمد خاں صاحب دہلی والا کراچی

دسمبر سنہ ۱۹۵۴ء

۱۔ چوہدری عطا محمد صاحب پنشنر انسپکٹر زراعت لائل پور ۵
۲۔ جناب قاضی ابوالنور محمد فاضل صاحب کوہاٹ ع ۵
۳۔ جناب غلام مصطفےٰ ملک صاحب چندہ سنہ ۵۵، ۵۴ کراچی ۵
۴۔ جناب محمد بشیر خاں صاحب شجاع آباد ملتان
۵۔ جناب عبدالرحمان صاحب دکاندار کریانہ بھکھیانوالہ تحصیل ڈسکہ

۶۔ جناب حاجی حافظ محمد عبدالحمید خان صاحب خطیب جامع کیمبل
۷۔ جناب بابو محمد اشرف کیمبل پور شہر
۸۔ جناب مستری فضل الٰہی صاحب احمد نگر گوجرانوالہ
۹۔ جناب حاجی الٰہی بخش صاحب مالک کوئٹہ

اپریل سنہ ۱۹۵۵ء

جناب سید امیر محمد شاہ صاحب گجرات
جناب زاہد حسن صاحب فریدی چکوال
جناب حاجی چراغدین صاحب تلونڈی۔ نارووال ضلع سیالکوٹ
جناب محمد امین بٹ صاحب وکیل صدر بازار راولپنڈی
جناب مولوی نواب دین صاحب معرفت حاجی مقبول احمد صاحب الہ آباد دہلوی شہر لیاقت پور۔ ریاست بہاولپور۔

عرس شریف اپریل سنہ ۱۹۵۵ء

جناب محمد شفیع صاحب چیمہ سرگودھا
جناب غلام صدر صاحب سرگودھا
حوالدار ممتاز علی خاں لائل پور
مستری خیردین صاحب بدوملہی۔
عبدالرحمان صاحب سیکرٹری لائل پور۔
عبدالکریم صاحب سرگودھا
محمد اسماعیل صاحب شیخوپورہ
منشی خاں صاحب بزاز شیخوپورہ
حاجی رحمت علی صاحب مغل پورہ لاہور۔

ماسٹر اللہ بخش صاحب جنجوعہ ہاؤس گوجرانوالہ
محمد اسحاق صاحب غازی آبادی ضلع گوجرخاں
حافظ سلطان احمد صاحب پشاور
حافظ محمد صدیق انور صاحب ملتان
ماسٹر جمال دین صاحب شاہ آباد چوک منظفر گڑھ
حاجی سید چراغ النبی صاحب ملتان
جناب خلیل الرحمان صاحب کراچی
چوہدری حاجی اللہ دتا صاحب لائل پور
حاجی چوہدری نبی احمد ایم اے لاہور عـہ چندہ
جناب ولی محمد شاہ صاحب ملتان
محمد عظیم صاحب درزی نواں مانیکا گوجرانوالہ
حاجی محمد اکبر خاں کوہاٹ
محمد امین صاحب پان فروش قصور
بابا فقیر اللہ صاحب سکول ماسٹر ملتان
حاجی مرزا خاں صاحب سرگودھا
چوہدری غلام حسین صاحب مجسٹریٹ اد کاڑہ عـہ
مستری محمد حسین ضلع سرگودھا
کپتان محمد زمان صاحب ہزارہ
حاجی محمد عظیم خاں ہزارہ
منشی نور دین صاحب بھیک بگیاں سرگودھا
چوہدری بشیر احمد صاحب معراج پور شیخوپورہ
ڈاکٹر محمد حنیف خاں سرگودھا
ڈاکٹر محمد ظریف خاں شیخوپورہ
منشی خاں صاحب شیخوپورہ
جناب کپتان محمد اسمٰعیل صاحب ضلع ملتان

جناب چوہدری فضل حسین صاحب ضلع ملتان
بابو غلام حسین پنشنر شکر دھص کوہاٹ
قاری محمد سلیمان صاحب مدرس کالا باغ ملتان
محمد ادریس طالب علم ہائی سکول سکندر آباد ملتان
جناب محمد سلیم صاحب دکاندار سکندر آباد ملتان
جناب محمد فیاض صاحب سکندر آباد ملتان
جناب مولوی عبد الغنی صاحب خلیب سکندر آباد ملتان
جناب عبد الرحیم صاحب نجارہ بن باجوہ سیالکوٹ
جناب منشی برکت علی صاحب چھاؤنی لاہور
جناب حاجی فیروز دین صاحب اوورسیر راولپنڈی
جناب حاجی ماسٹر امام دین صاحب گندم منڈی راولپنڈی
مولوی فیروز دین صاحب ککوال سیالکوٹ
مولوی غلام نبی منیجر لاہور
حاجی حافظ غلام حسین صاحب ۵ سرگودھا
جمعدار محمد امین صاحب کوئٹہ
جمعدار عبد الستار صاحب منظفر گڑھ
راجہ جمعیت خاں چک ۱۲۶ جڑانوالہ لائل پور
حاجی شوکت علی صاحب منڈی سرگودھا
جناب محمد ادریس صاحب شجاع آباد ملتان
حکیم چوہدری سید احمد صاحب گجرات
امام دین صاحب چک ۹ شمالی گجرات
حاجی عبد الکریم صاحب جلو۔ لاہور
ڈاکٹر احمد صادق صاحب لاہور
محمد زمان خان صاحب کیمبل پور

مولوی محمد علی صاحب
صوبیدار گل محمد صاحب کیمبل پور
محمد بخش لوہار شہر جھنگ
عطا محمد چک ۹ شمالی سرگودھا
گل شہر جنوبی۔ ضلع مظفر گڑھ
لال دین لائل پور
محمد اسماعیل شیخوپورہ
عبداللہ شیخوپورہ
مرزا رحمت اللہ صاحب گجرات

بعد از عرس شریف

حاجی چوہدری عطا محمدؐ صاحب لائل پور از زراعت انسپکٹر
جناب عالمگیر صاحب کراچی

جناب عالمگیر صاحب کراچی
جناب حاجی عبدالحق سیالکوٹ
جناب حاجی بشیر احمد صاحب لائل پور
محمد سردار خاں دہلوی کراچی
صوبیدار محمد اکبر صاحب محلہ میاں خیل کوہاٹ
سخاوت اللہ خاں صاحب کراچی
فتح محمد صاحب کوئٹہ
میاں غلام رسول صاحب ناروال
خلیفہ محمد دین صاحب گوجرانوالہ
سید اکبر شاہ صاحب ٹوپی
جمعدار خواص خاں صاحب سیالکوٹ
حاجی ماسٹر اللہ دتہ دھایا صاحب چھاؤنی سیالکوٹ

بقیہ صفحہ نمبر ۱۶ سے آگے ملاحظہ ہو۔

اور نعت شریف کے اور کوئی مضمون نہیں ہوتا۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ عِندَ ذِکرِ الصَّالِحِینَ تَنزِلُ الرَّحمَۃ۔ خدا تعالے کے مقبول اور برگزیدہ بندگان کا جہاں ذکر ہو۔ زبانی یا تحریری۔ خواہ لیکچر دو۔ خواہ ان کے حالات اور سوانح پاک ان کے اقوال کو پڑھو۔ یا بیان کرو۔ وہاں خدا کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ خشک مضامین کا صرف یہاں تک ہی تعلق ہے۔ برگزیدگان حق تعالے کے صاف صاف اور سادہ الفاظ کے ساتھ کسی قسم کی پرتکلف عبارت ملا کر ان کو دلکش اور دلفریب بنانا غالباً تحویل اور تبدیل الفاظ کے بیان میں آجائے گی۔ جس سے ان پاک مقدس اور ان نورانی فیوض بھرے الفاظ کی نورانیت اور برکت زائل ہو جاتی ہے۔ جن رسالوں کا آپ نے ذکر اپنے مکتوب گرامی میں فرمایا ہے۔ وہ تجارتی اصول پر چل رہے ہیں۔ اور ہمارا رسالہ صرف دینی اور صوفیانہ ہے۔ بہرحال آپ کے ارشاد کی جس حد تک تعمیل ہو سکیگی۔ ضرور کی جائے گی۔

اور آپ نے فرمایا ہے۔ کہ جو کوئی خریدار بھی اس رسالہ کو خریدتا ہے۔ محض تعمیل ارشاد سرکار علی پوری نوّر اللہ تربتہٗ خرید رہا ہے۔ ورنہ اکثر تو اسکو کھول کر پڑھتے بھی نہیں۔ غالباً اس کا جواب تو اوپر آ ہی چکا ہے۔ رسالہ انوار صوفیائے کرام ان کے نورانی ارشادات ان نورانی اور مقدس سوانح سے پُر ہوتا ہے جن کے

پڑھنے سے خدا کی رحمت کا نزول ہوتا ہے۔ اور جو صاحب اپنے آپ کو رحمت سے محروم رکھنا چاہے ہم اسکی نسبت کیا عرض کریں۔ آپ خود ہی فرما دیں۔

دوم۔ اور جو کوئی غلام سرکار علی پوری رحمتہ اللہ علیہ اس رسالہ کو سرکار کے ارشاد کی تعمیل میں خرید رہا ہے۔ وہ تعمیل ارشاد حضور کی تب ہی کرتا ہے جب اسکو پڑھے۔ اور ہائے حیرانی اور حیرانی کی انتہا۔ کہ مرید۔ غلام اور طالب اور پیر طریقت مرشد اور محبوب۔ محبوب کا رسالہ جس میں محبوب کے ارشادات محبوب کی محبوب اولاد کے حالات۔ محبوب کے سلسلہ عالیہ کے پیران عظام خواجگان بخارا رضوان اللہ تعالیٰ کے حالات ہوں۔ اسکو محبوب نہ سمجھا جائے۔ تو ہم اس مرید کی پس ماندگی اور محرومی کی نسبت کیا عرض کریں۔

ہم بصد ادب اور بصدق دل آپ ایسے اصحاب ذی احترام و اکرام کی خدمت عالیہ میں گذارش کرتے ہیں۔ کہ آپ دلچسپ مضمون ارسال فرمایا کریں۔ ہم بشوق اسکی اشاعت رسالہ ہذا میں کردیا کرینگے۔

ہم کو یہ بھی افسوس ہے۔ کہ آپ نے ہم پر بدگمانی کی ہے۔ یہاں منفعت اندوزی نہیں ہے۔ نہ ہی کوئی خیانت ہے۔ بلکہ کچھ دینا ہی پڑتا ہے۔ آپ تو امسال عرس شریف اور جلسہ میں تشریف فرما نہ ہوئے۔ آپ کی اطلاع غلط ہے۔ کہ ہم کو جلسہ کے موقعہ پر بہت سارو پیہ مل گیا۔ اور ہم اسکو رسالہ کی حالت بہتر بنانے میں خرچ نہیں کرتے۔ بالفاظ دیگر ہم اس روپیہ کا ناجائز استعمال کر رہے ہیں۔ آپ کی اور دیگر یاران ذی الاحترام کی اطلاع اور علم کے لئے تمام آمد از ابتدائے اگست ستمبر ۱۹۵۴ء تا امروز اسمو ار بمعہ رقم کے ذیل میں درج کرتے ہیں۔ تاکہ سب اصحاب کو معلوم ہو جائے۔ ہر ماہ کا خرچ بھی قریب ۹۰ روپیہ کا ہوتا ہے۔ عرس کا خرچ علیحدہ۔

مضمون خشک کی نسبت ایک اور بات عرض کرتا ہے۔

اعلیٰ حضرت جناب مرزا جان جاناں صاحب نقشبندی مجددی جو اپنے وقت کے قطب الاقطاب تھے۔ ان کی خدمت میں حضرت مولانا سید غلام علی شاہ (عرف عبد اللہ شاہ) دہلوی سلسلہ غلامی میں داخل ہونے کے لئے پیش ہوئے۔ سبحان اللہ! سبحان اللہ! حضرت مرزا صاحب سے جب شاہ صاحب نے مریدی میں قبول کرنے کی التجا کی۔ تو آپ کو مرزا صاحب رحمتہ اللہ نے فرمایا۔ شاہ صاحب جس جگہ ذوق شوق بود وہاں بیعت کرد۔ یہاں تو سنگ بے نمک لیسیدن کا مضمون ہے۔ عرض کیا مجھے یہی منظور ہے۔ ہم کیا کریں۔ ہمارے بزرگان کا بھی یہی ارشاد ہے۔ کہ یہاں تو سنگ بے نمک لیسیدن ہے۔

اگر یاران طریقت رسالہ انوار الصوفیہ کو زندہ رکھنا چاہتے ہیں۔ تو انکی خدمت میں پر زور التماس ہے۔ کہ وہ براہ کرم بقایا چندہ ارسال کر کے منیجر کو مشکور فرمادیں۔ ورنہ آئندہ رسالہ میں جن اصحاب کے ذمے رسالہ کا چندہ بقایا ہے۔ نام وار ان کی فہرست شائع کر دی جاوے گی۔

(منیجر)

زرّیں ارشادات بزرگان وخواجگان عالی مقام رضوان اللہ تعالیٰ اجمعین

حضرت امام الائمہ۔ امام جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ امام وقت۔ قیوم زماں۔ قطب الاقطاب دہر کے دل کا نور۔ آفتاب عالم تاب۔ (۱) نصف النہار کے نور سے زیادہ روشن ہوتا ہے۔ اور اسی کے نور سے تمام جہان میں نورانیت پھیلتی ہے۔ سعیدان ازلی اس امام وقت کے نور سے ہر طرح متمتع اور مستفیض ہوتے ہیں۔ کوئی ان کو جانتا ہو نہ جانتا ہو۔ ان کی پاک روحانیت اور نورانیت سے تمام عالم کو فائدہ پہنچتا ہے۔

(۲) ایک دن حضرت خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ اور عرض کی کہ اے فرزند رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔ کہ میرا دل سیاہ ہو گیا ہے۔ آپ نے فرمایا کہ بھلا تم کو میری نصیحت کی کیا ضرورت ہے۔ تم خود زاہد زمانہ ہو۔ خواجہ داؤد طائی رحمۃ اللہ علیہ نے جواب میں عرض کیا۔ کہ آپ کی فضیلت تمام پر ثابت ہے۔ آپ کو واجب ہے۔ کہ سب کو پند و نصیحت فرمائیں۔ جواب میں ارشاد فرمایا۔ کہ اے ابا سلیمان یہ کام مجھے خود اندیشہ ہے۔ کہ قیامت کے دن میرے جد مجھ سے فرمائیں گے۔ کہ حق متابعت کیوں نہ بجا لایا اے ابا سلیمان یہ کام نسب پر موقوف نہیں ہے۔ بلکہ اللہ سے معاملہ شائستہ رکھنے والوں پر موقوف ہے۔ یہ سنکر حضرت داؤد طائی بہت روئے۔ کہ جب ایسے شخصوں کا کہ جن کی معجون طینت آب نبوت سے ہو اور جس کے جد رسول اور ماں بتول ہو یہ حال ہے۔ تو داؤد بے چارہ کس حساب میں ہے۔

فرمایا۔ دروغ گو کو مروت نہیں ہوتی۔ حاسد کو راحت نہیں ہوتی۔ بدخلق کو سرداری نہیں ہوتی۔ اور ملول کو اخوت نہیں ہوتی۔ فرمایا اپنے آپ کو اللہ تعالے کے محارم سے بچاؤ۔ تاکہ عابد ہو۔ فرمایا فاجر سے صحبت مت رکھ تجھ پر فجور غالب آجائیگا۔ فرمایا۔ اپنے معاملہ میں ایسے آدمیوں سے مشورہ کرو۔ جو طاعت خدا خوب کرتے ہوں۔ فرمایا۔ جو شخص چاہے کہ اسکی عزت بلا ذات وقبیلہ کے ہو۔ اور ہیبت بلا حکومت ہو۔ اس کو کہدو۔ کہ گناہ چھوڑدے۔ اور وہ طاعت اختیار کرلے۔ فرمایا جو شخص ہر آدمی سے صحبت رکھتا ہے۔ وہ سلامت نہیں رہتا۔ جو کوئی برے راستہ جاتا ہے۔ اس کو اتہام لگتا ہے۔ اور جو شخص اپنی زبان کو قابو میں نہیں رکھتا۔ وہ پشیمان ہوتا ہے۔ فرمایا جو کوئی اللہ تعالے سے انس رکھتا ہے۔ اس کو خلق سے وحشت ہو جاتی ہے۔ فرمایا بہت سے ایسے گناہ ہیں۔ جس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالے کے نزدیک ہو جاتا ہے۔ اور بہت سی ایسی عبادت ہیں۔ کہ جس کی وجہ سے بندہ اللہ تعالے سے دور ہو جاتا ہے۔ کیونکہ مطیع مغرور گنہگار ہوتا ہے۔ اور گنہگار نادم مطیع ہوتا ہے۔ کسی نے امام صاحب سے دریافت کیا۔ کہ درویش صابر فاضلتر ہے یا تونگر شاکر۔ فرمایا درویش صابر۔ کیونکہ تونگر کا دل کیسہ میں ٹکا رہتا ہے۔ اور درویش کا دل اللہ تعالے میں۔ فرمایا عبادت بدون توبہ درست نہیں ہوتی۔ کیونکہ اللہ تعالے نے توبہ کو عبادت

پر مقدم رکھا ہے۔ اور فرمایا ہے۔ اَلتَّائِبُوْنَ الْعَابِدُوْنَ۔ توبہ ابتدا مقامات اور عبودیت انتہا مقامات و درجات ہے۔ ایک دن جناب امام صاحب نے امام ابوحنیفہ سے دریافت کیا کہ عقلمند کس کو کہتے ہیں۔ امام ابی حنیفہ نے جواب دیا۔ کہ جو خیر و شر میں تمیز کرے۔ انہوں نے فرمایا کہ یہ تمیز تو بہایم میں بھی ہوتی ہے۔ کہ مارنے والے اور چارہ دینے والے میں تمیز کرتے ہیں۔ ابو حنیفہ نے عرض کیا کہ آپ کے نزدیک عقلمند کون ہے۔ جو دو خیر میں خیر الخیرین کو اور دو شر میں کم شر کو اختیار کرے۔

(حضرت خواجہ علاؤالدین عطار رحمۃ اللہ علیہ)

(۱) فرمایا۔ اگرچہ مرشد سے تعلق عنبر ہے۔ اور آخر میں اسکی نفی کرنی چاہیئے۔ لیکن ابتدا میں سبب وصول ہے۔ ماسوا اس کے سب کی نفی کرنا چاہیئے۔ اور اس کی رضا جوئی کرنا چاہیئے

(۲) فرمایا۔ ریاضت سے مقصود نفی تعلقات جسمانیہ توجہ تام لعالم ارواح ہے۔ اور سلوک سے مقصود یہ ہے۔ کہ بندہ اپنے اختیار سے تعلقات موانع راہ سے گذرے۔ اور ہر ایک تعلق پر خیال کرے۔ جس سے دل پرتنگی دیکھے۔ اسی کو قطع کرے۔ حضرت خواجہ نقشبند رحمۃ اللہ علیہ جب نیا کپڑا پہنا کرتے فرماد یتے کہ یہ فلانے کا ہے۔ گویا اس کو عاریت پہنا کرتے تھے۔ اس قدر روانہ رکھتے تھے۔

(۳) فرمایا۔ التوفیق مع السعی۔ اسی طرح مرشد کی مدد بقدر سعی طالب کے پہنچتی ہے۔

(۴) فرمایا۔ صفت جباری کو دیکھنے سے تضرع۔ زاری توبہ و انابت پیدا ہوتی ہے۔

(۵) فرمایا جب آدمی اپنے میں رضا کی جانب میل دیکھے تو اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے۔ اور جب عدم رضا کی جانب میل دیکھے تو تضرع اور زاری کرے۔ اور صفت استغنائی سے ڈرے۔

(۶) فرمایا۔ مزارات مشائخ سے اس قدر فیض پہنچتا ہے۔ جس قدر کہ ان کا اعتقاد ہوتا ہے۔ زیارت قبور بزرگوں کے واسطے قرب صوری کو اثر عظیم ہے۔ لیکن درحقیقت ارواح طیبہ کی جانب متوجہ ہونے کو بھی مانع نہیں ہے چنانچہ حدیث شریف "صَلُّوْا عَلَیَّ حَیْثُ مَا کُنْتُمْ۔" اس پر دلیل ہے۔ (۷) فرمایا۔ بااینہمہ حضرت خواجہ نقشبند بخاری رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے۔ کہ مجاورت خلق سے مجاورت حق بہتر ہے۔ فرمایا مقصود زیارت مزارات اکابر سے یہ ہونا چاہیئے۔ کہ توجہ حق تعالیٰ کی طرف ہو۔ اور ان کی روح کو وسیلہ سمجھے اور یہی حال خلق کے ساتھ تواضع کرنے کا ہے۔ کہ ہر چند تواضع ظاہری خلق کی جانب ہو۔ لیکن درحقیقت اللہ کے واسطے ہو۔ فرمایا۔ طریقہ مراقبہ طریقہ نفی اثبات سے اعلیٰ و اولیٰ ہے۔ کہ طریقہ و مراقبہ سے بمقام نورانیت و تصرف مُلک و ملکوت میں پہنچ سکتا ہے۔ اور اشراق خواطر حاصل ہوتا ہے۔ اور بواطن طلاب کو منور کر سکتا ہے۔ اور دوام جمعیت حاصل ہوتی ہے۔

(بقیہ محبت اہل اللہ ..... حبِ درویشاں)

ان کے لئے بشارت اعلیٰ زندگی۔ اور دوسرے جہان میں دیدار خدا تعالیٰ کے حصول اور فلاح و نجات اور خلد بریں کا انعام

حدیث قدسی:۔ اولیائی تحت قبائی لا یعرفہم غیری۔

ترجمہ:۔ میرے اولیا میرے دوست میری قبا نورانی چادر کے نیچے ہیں۔ ان کو کوئی وہ شخص جو میرا غیر ہو۔ جس کا میری ذات سے کوئی تعلق نہ ہو۔ ہرگز پہچان نہیں سکتی۔ کیونکہ میری نورانی قبا کے تحت ہوتے ہیں۔ جب تک کسی شخص کو میری نورانی ذات سے تعلق نہ ہو۔ یعنی وہ میرے دوستوں کو جو میری قبا کے نیچے ہیں شناخت نہیں کر سکتا۔

(باقی آئندہ)

آدابِ مرید۔ ارشادات از حضرت اقدس جناب مجدد الف ثانی نقشبندی مجددی سرہندی قدس سرہ العزیز

از آداب و شرائط ضروریہ در معرض بیان آوردہ میشود۔ بگوش جاید شنید۔ بدانکہ طالب را باید کہ روئے دلِ خود را از جمیع جہات گردانیدہ متوجہ پیر خود سازد۔ و بوجود پیر بے اذن او بنوافل و اذکار نپردازد۔ و در حضور او بغیر او التفات ننماید۔ و بالکلیہ خود متوجہ او بنشیند حتی کہ بذکر ہم مشغول نشود۔ مگر آنکہ او امر کند و غیر از نماز فرض و سنت در حضور او ادا نکند۔ نقل کردہ اند از سلطان این وقت کہ وزیرش پیش او استادہ بود۔ اتفاقاً دریں اثناء وزیر التفاتے بجانب جامہ خود کردہ بند آں را بدستِ خود راست می ساخت۔ دریں حال نظر سلطان بر آں وزیر افتاد۔ و دید کہ بغیر او متوجہ است۔ بزبانِ عتاب گفت کہ ایں را ہم نمے توانم کرد۔ کہ تو وزیر من باشی و در حضور من بہ بند جامہ التفات نمائی۔ باید اندیشید کہ ہرگاہ وسائل دنیائے دنیہ را آداب دقیقہ در کار است وسائل وصول الی اللہ بر وجہ اتم و اکمل برعایت ایں آداب از امر خواہد بود۔ و ہماں الکن۔ در جائے نہ ایستد کہ سایہ او بر جامہ یا بر سایہ او افتد۔ و بر مصلّٰی او پانہید۔ و در متوضائے او طہارت نکند و بظروف خاصہ او استعمال نکند۔ و در حضور او آب نخورد و طعام تناول ننماید۔ و بکس سخن نکند بلکہ متوجہ احدے نگردد۔ و در غیبت پیر در جائے کہ او ست پا دراز نکند و بزاق دہن بآنجانب نیندازد۔ و ہرچہ از پیر صادر شود آں را صواب داند۔ و اگرچہ بظاہر صواب ننماید۔ او ہرچہ می کند از الہام می کند و باذن کار می کند

برین تقدیر اعتراض را گنجائش نباشد۔ و اگرچہ در بعضے صور در الہامش خطا راہ یابد چہ خطائے الہامی در رنگ خطائے اجتہادی است۔ ملامت و اعتراض برآں مجوز نیست والیضاً۔ چوں ایں محبتے بہ پیر پیدا شدہ است در نظر محب ہرچہ از محبوب صادر می شود محبوب می نماید۔ پس اعتراض را مجال نباشد۔ و در امور کلی و جزئی اقتدا بہ پیر کند۔ چہ در خوردن و پوشیدن۔ و چہ در خفتن و طاعت کردن نماز را بطرز او بایدادا کرد۔ و فقہ را از عمل او اخذ باید نمود۔ شعر۔

آں را کہ در سرائے نگار یست فارغ است
از سیر بوستان و تماشائے لالہ زار

و ہیچ اعتراض را در حرکات و سکنات او مجال ندہد۔ اگرچہ آں اعتراض مقدار حبہ خردلہ باشد زیرا کہ در اعتراض غیر از حرمان نتیجہ نیست و بے سعادت ترین جمیع خلائق عیب بین ایں طائفہ علیہ است۔ نَجَّانَا اللّٰہُ سُبْحَانَہٗ مِنْ ھٰذَا الْبَلَاءِ الْعَظِیْمِ۔ و طلب خوارق و کرامات از پیر خود نکند۔ اگر آں طلب بطریق خواطر و ساوس باشد۔ ہیچ شنیدہ کہ مومنے از پیغمبرے معجزہ طلب کردہ باشد۔ معجزہ طلباں کفار اند و اہل انکار۔ شعر

معجزات از بہر قہر دشمن است۔ بوئے جنسیت پئے دل بردن است
موجب ایماں نباشد معجزات۔ بوئے جنسیت کند جذب صفات

اگر شبہ پیدا شود در خاطر آں را بے توقف عرض نماید۔ اگر حل نشود تقصیر بر خود نہد۔ و ہیچ منقصت را بجناب عائد نسازد۔ و واقعہ کہ او دیدہ از پیر پنہاں ندارد۔ و تعبیر وقائع از و طلب کند۔

(باقی آئندہ)

اخبار

۱۔ آستانہ عالیہ علی پور شریف میں ہر طرح سے خیریت ہے۔ اعلیٰ حضرت عالی جناب فضیلتمآب اُوستاد العلما والفضلا امام الاولیاء والاصفیا جناب مولانا الحاج صاحبزادہ حافظ سیّد محمد حسین شاہ مدظلہ العالی سجادہ نشین درگاہ اعلیٰ حضرت عظیم البرکت امیر الملّت امام الملّت والدین سرکار علی پوری نور اللہ مرقدہٗ چک ۲۷۹ خورد لائل پور میں رونق افروز ہیں۔ یارانِ شہر لائل پور و مقامات عقیدتمنداں وغلامان اضلاع جھنگ۔ ملتان۔ مظفر گڑھ۔ شیخوپورہ۔ سانگلہ حضور کی زیارت اور حصولِ سعادت کے لئے شب و روز حاضرِ خدمت ہوتے ہیں۔ اور نورانی توجہ اور فیوض سے مالا مال ہو کر واپس اپنے اپنے گھروں کو واپس جاتے ہیں۔ یہ آستانہ عالیہ علی پور کا نورانی چشمہ ہے۔ جو تمام عالم کو نور ہدایت سے سیراب اور فیضیاب کر رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس سرچشمہ حیات بقا کو قائم رکھے۔ ۲۔ عالیجناب حضرت مولانا الحاج حافظ سیّد اختر حسین شاہ بھی چک ۲۷۹ خورد ہی میں اعلیٰ حضرت جناب سجادہ نشین صاحب مدظلہ العالی کی خدمت میں ہی حاضر ہیں۔ ۳۔ عالی جناب حضرت مولانا الحاج حافظ پیر سیّد نور حسین شاہ صاحب علی پوری یاران و عقیدتمنداں حیدر آباد دکن و میسور بنگلور وغیرہ ہندوستان تشریف لے گئے ہوئے ہیں۔ بفضلہ تعالیٰ بخیریت تمام ہیں۔ انشاء اللہ عنقریب آستانہ عالیہ میں تشریف فرما ہوں گے۔ ۴۔ جناب صاحبزادہ عالی مقام حضرات مولانا الحاج حافظ پیر سیّد انور حسین شاہ و حاجی حافظ پیر سیّد شبیر حسین شاہ صاحب مدظلہ العالی جناب صاحبزادگان حافظ سیّد اشرف حسین۔ حافظ سیّد افضل حسین صاحبان آستانہ عالیہ میں رونق افروز ہیں۔ ۵۔ عالی جناب مولانا الحاج حضرات صاحبزادگان عالی مقام حافظ پیر سیّد نذر حسین شاہ۔ جناب صاحبزادہ حافظ حاجی سیّد پیر حیدر حسین شاہ صاحب امسال برائے زیارت حرمین الشریفین و حج بیت اللہ شریف تشریف لے گئے۔ اللہ تعالیٰ ان کے حج کو قبول فرماوے۔ اور بفضلہ تعالیٰ وہ جلد بصحت تمام آستانہ عالیہ تشریف لانے والے ہیں۔ ادارہ کی طرف سے بصدق دل ان صاحبزادگان عالی مقام کی خدمت عالیہ میں ہدیہ تبریک پیش کیا جاتا ہے۔ ۶۔ رحمت باران جس کا بڑا انتظار تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے اس کا نزول فرمایا۔ فصلات کی حالت بھی اچھی ہی ہو گئی ہے۔ بارگاہ ایزدی میں دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنی غریب مخلوق پر رحم فرما کر فصلات کی حالت اچھی فرماوے۔ ۷۔ پاکستان کے استقلال کو آٹھ سال ہو گئے۔ چونکہ مملکت نوزائیدہ ہے۔ اور ہر طرف سے اغیار اس کے خلاف سازشیں کر رہے ہے۔ ناموافق واقعات اور حادثات کا اس کو مقابلہ کرنا پڑا ہے۔ اس لئے پاکستان میں حسب دلخواہ ترقی نہیں ہوئی۔ مگر پاکستان (زندہ باد۔ پائندہ باد) کا ہر قدم ترقی کی جانب اٹھ رہا ہے۔ اسلئے ہر ایک مسلمان مومن پاکستانی اور غیر پاکستانی مسلم کی دلی دعا یہ ہونی چاہئے کہ اللہ تعالیٰ پاکستان کو تمام دنیا میں سرفراز کرے۔

ارتحالات ۔ نہایت افسوس اور دلی رنج سے یہ وحشتناک خبر درج رسالہ کی جاتی ہے۔ کہ کوہاٹ کے دو دیرینہ مخلص یاران طریقت جو صوم و صلوٰۃ۔ ارکان دین اسلام کے پابند ذاکر شاغل تھے۔ جناب امیر خان اور صدر دین صاحبان چند دن بیمار رہ کر عالم جاودانی کو رحلت کر گئے۔ اور محترمی جناب حافظ محمد معین صاحب کی نوجوان اور نو عمر صاحبزادی بھی بقضائے الٰہی فوت ہو گئی۔ ناظرین رسالہ مرحومین کے لئے دعائے مغفرت فرمادیں۔

قاضی ابو النور محمد فاضل سیکرٹری انجمن خدام الصوفیہ کوہاٹ